

رسائل ہیلہ نافعہ

جس میں علمائے دیوبند کے مذہب و عقیدہ کے متعلق
تیس سوالات مع جوابات علمائے دیوبند ہی کی معتبر کتابوں کے حوالہ سے درج ہے۔

مسیحیہ

المصباح الجديد
المعروف بہ



عقائد علمائے دیوبند

مؤلفہ

استاذ العلماء جلالتہ العلم حضرت علامہ الحاج مولانا حافظ **عبد العزیز** صاحب قبا لیۃ الرحمة والرضوان
بانی الجامعۃ الاثر فی مصلح العلوم مبارکپور (اعظم گڑھ)

ناشر
بزم فیضان سید ابو العاشم
طلبائے دارالعلوم فیضان مفتی اعظم، پھول گلی، ممبئی ۳

پیشکش

فارغین دارالعلوم فیضان مفتی اعظم ۱۴۳۲ھ ۲۰۱۱ع



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ط

شیخ روحانی تاجدار اہلسنت شہزادہ علی حضرت مفتی اعظم آل رحمن محمد مصطفیٰ رضا نوری برکاتی رضی اللہ عنہ

رسالہ جلیلہ نافعہ

جس میں علمائے دیوبند کے مذہب و عقیدہ کے متعلق تیس ۳۰ سوالات مع جوابات علمائے دیوبند ہی کی مستتر کتابوں کے حوالہ سے درج ہے۔

مسئلی بہ المصباح الجدید

المعروف بہ

عقائد علمائے دیوبند

مؤلفہ

استاذ العلماء جلالتہ العلم حضرت علامہ الحاج مولانا حافظ **عبد العزیز** صاحب قبلہ فاضل مغفرا سلام بریلی شریف،

بانی الجامعہ الاشرفیہ مصباح العلوم باریکپور (اعظم گڑھ)

پیش کش

فارغین دارالعلوم فیضان مفتی اعظم ۱۴۳۲ھ ۲۰۱۱ع

ناشر

بزم فیضان سید ابوالہاشم علیہ الرحمہ

طلباہ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم، پھول گلی، ممبئی ۴۰

تعارف و ثانوی صفحہ جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

سلسلہ اشاعت نمبر ۱

نام کتاب

: المصباح الجدید المعروف بہ عقائد علمائے دیوبند

مصنف

: استاذ العلماء جلالتہ العلم حضرت علامہ الحاج مولانا حافظ **عبد العزیز** صاحب قبلہ

فاضل مغفرا سلام بریلی شریف

زیر سایہ کرم

: شرمسک علی حضرت شہید حضور مفتی اعظم سراج ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ سید سراج ظہیر نوری

رضوی بانی و سربراہ اعلیٰ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۴۰۔

کمپوزنگ

: محمد ابراہیم رضا، علامہ احمد رضا سراجی، محمد آصف رضا، عظیم الدین سراجی،

(حکام و زیر تربیت مخدوم بہار کمپیوٹر سینٹر دارالعلوم اہلدار)

تعداد اشاعت

: ۲۰ ہزار

سن اشاعت

: ۱۴۳۲ھ / ۲۰۱۱ء

ناشر

: بزم فیضان سید ابوالہاشم علیہ الرحمہ طلباہ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم، پھول گلی، ممبئی ۴۰

نعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کلام الامام امام الکلام سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد اعظم دین و ملت شیخ الاسلام والمسلمین
الشاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دشمن احمد پہ شدت کیجئے ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
ذکران کا چھیڑے ہر بات میں چھیڑنا شیطان کا عادت کیجئے
مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں ذکر آیات و ولادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے
کیجئے چرچا انہیں کا صبح شام جان کا فر پر قیامت کیجئے
ملحدوں کا شک نکل جائے حضور جانب مہ پھر اشارت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے
غالمو محبوب کا حق تھا یہی عشق کے بدلے عداوت کیجئے
والضحیٰ حجرات الم نشرح سے پھر مومنو! تمام حجت کیجئے
بیٹھتے اٹھتے حضور پاک سے التجا و استعانت کیجئے
غوث اعظم آپ سے فریاد ہے زندہ پھر یہ پاک ملت کیجئے

میرے آقا حضرت ایچھے میاں

ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمات تکریم

از: خلیفہ حضور منشی اعظم پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت مراجعت حضرت علامہ الحاج الشاہ سید مراجع اطیر لوری
رضوی بانی و سربراہ اعلیٰ دارالعلوم فیضان منشی اعظم پھول گلی صبی ۳۔

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
بمصطفیٰ پاسبان خویش را کہ دیں ہمدوست
اگر باوند رسیدی تمام بولیں است

ایمان، اللہ و رسول، جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دل سے ماننے اور زبان سے اقرار
کرنے کا نام ہے۔ مگر ایمان کی جان محبت رسول اور تعظیم رسول ہے۔ سرکار اعلیٰ حضرت مجدد اعظم
دین و ملت شیخ الاسلام والمسلمین الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد
فرماتے ہیں:

مومن وہ ہے جو ان کی عزت پر مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

غیب داں نبی آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان: یکون فی
آخر الزمان دجالون کذابون یا تو نکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انکم ولا
آبائکم فایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ (رواہ المسلم والمشنکوة) کے
مطابق محمد بن عبد الوہاب نجدی خبیث پیدا ہوا، اور اس نے تمام اہلسنت کو شرک کہہ کر قتل کروایا،
صحابہ کرام و اہل بیت عظام کے مزارات کو ڈھا کر زمین کے برابر کر دیا، اس نے نبی پاک کی تعظیم کو
حرام کہا، نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کمر کمری میں ملنے والا کہا۔ (معاذ اللہ) اس کے ماننے والے
ہندوستان میں دو گروہ میں بٹ گئے۔ ایک وہابی غیر مقلد (الجدیدیت) اور دوسرا دیوبندی مقلد۔ ان
میں دیوبندی گروہ اپنے ساتھ حنفی لیل لگا کر عوام کے سامنے آیا۔ اس لئے عوام اہلسنت نے اس کے
ظاہر کو دیکھ کر سخت ہجو کہہ لیا۔ ان خبیث گستاخوں نے اللہ و رسول کی شان القدس میں بڑی دیدہ

دلیری کے ساتھ گستاخیاں کیں۔ اور سنی مسلمانوں کے تعلق سے عوام الناس میں شرک و بدعت میں بٹلا ہونے کا الزام لگایا۔ اس لئے ہمارے کاہد علمائے اہلسنت نے ان کے رد میں کتابیں لکھ کر عوام الناس کو ان کا حقیقی چہرہ دکھا دیا، اور ان کو پورے طور سے بے نقاب کر دیا۔ اسی سلسلے کی کڑی المصباح الجدید (عقائد علمائے دیوبند) ہے، جس کو استاذ العلماء، چالانہ اعظم حضور حافظ ملت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مراد آبادی فاضل منظر اسلام، بریلی شریف رحمۃ اللہ علیہ بانی الجامعۃ الاشرفیہ نے ترتیب دیا ہے۔ اور نہایت حسین پیرائے میں دیوبندیوں کی کتاب سے ان کے عقائد باطلہ اور کفریہ کلمات کو سوال و جواب کے طور پر جمع فرما کر دیوبندیوں کو دندان شکن جواب دیا، اور حسام الحرمین جس میں سرکار علی حضرت امام احمد رضا قادری فاضل بدایوں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علمائے دیوبند کی تحریر کردہ کفری عبارتوں کو جمع فرما کر مکملہ اور مکملہ امورہ کے مفتیان کرام کے سامنے پیش کیا اور مفتیان حرمین طہیون نے ان گستاخوں کی کفری عبارتوں کو دیکھنے کے بعد فرمایا میں شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔ یعنی جس نے ان گستاخوں کی بدعتی گستاخیاں اور کفریات کو جاننے کے بعد ان کے کفر میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔ اس کا سید تصدیق فرمادیا۔

مسرت کی بات ہے کہ میرے دارالعلوم سے امسال فارغ ہونے والے طلبہ نے دعوت نامے کا کارڈ چھپوانے کے بجائے اس کتاب کی از سر نو تخریج کر کے اشاعت کی ہے، ہاں کہ عوام اہلسنت کو دیوبندیوں کے فریب سے بچایا جائے اور ان کے ایمان و عقیدے کی حفاظت کی جائے۔

اللہ رب العزت ان طلبہ کی کاوشوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور انہیں مسلک اعلیٰ حضرت کا سچا خادم و ترجمان بنائے۔ آمین

بجاء سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

فقط

فقیر قادری سید سراج اظہر نوری

(بانی و سربراہ اعلیٰ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۴۰)

مورخہ ۱۶ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

دعائیہ کلمات

از قلم: ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت علامہ مفتی قاضی شہید عالم رضوی صاحب قبلہ

باسمہ و حمد و تعالیٰ

سراج ملت حضرت سید سراج اظہر صاحب قبلہ مدظلہ العالی بمبئی کی سر زمین میں مصلحت رضوی ہونے کی حیثیت سے اپنی ایک الگ پہچان رکھتے ہیں۔ آپ نے دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کے نام سے دارالعلوم قائم فرما کر ایک کئی کو پورا کیا۔ اور آپ کی سرپرستی میں دارالعلوم دین کی نمایا خدمات انجام دے رہا ہے۔ نتیجہ فارغین کی شکل میں آپ حضرات کے سامنے ہے۔

فارغ التحصیل طلبہ دستار فضیلت کے موقع پر جشن مسرت میں شریک ہونے کے لئے یقینی کارڈ چھپوا کر اپنے متعلقین و احباب کو پیش کیا کرتے تھے اور اس میں خاصہ سرمایہ صرف کرتے تھے، محبت محترم حضرت مولانا مفتی قمر اڑ ماں صدر المد رسن و شیخ الحدیث دارالعلوم ہند کی اس اطلاع پر کہ فارغ التحصیل طلبہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ امسال کارڈ کے بجائے حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی اہم تصنیف ”المصباح الجدید“ شائع کر کے بطور سوغات پیش کریں گے۔ الحمد للہ یہ عظیم سوچ ہے۔ دیگر مدارس کے طلبہ بھی اس طریقہ کو موثرہ عمل بنالیں تو اس حوالے سے بھی دین کی عظیم خدمت ہوگی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ طلبہ کی اس سعی کو قبول فرمائے اور علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین۔

فقط

قاضی شہید عالم رضوی

جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف یو پی

مورخہ ۲۶ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

تأثر گرامی

از قلم: فیض رقم حضرت علامہ مولانا محمد فاطمہ قادری رضوی مصباحی
استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور، اعظم گڑھ یوپی

بسم الله الرحمن الرحيم

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق دنیا میں بہت سے نفع و ہجو میں آئے، اور بہت سے باطل ایمان و فدا ہب نے سر اٹھانے کی ناپاک جرأت و جسارت کی، مگر ہمیشہ مذہب حق مذہب اہلسنت و جماعت کا بول بالا رہا۔ اس زمانے میں جو باطل مذاہب حق کے خلاف پھرنے لگے، ان کے چلانے میں سرگراں ہیں ان میں ایک فرقہ دیوبندی جماعت ہے، اس فرقہ کے باطل عقائد کے بنیاد پر علمائے حق علمائے عرب و عجم نے اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔ استاذ العلماء جلالتہ العلم ابو الفیض سیدنا سرکار حافظ ملت علیہ الرحمۃ اس باطل فرقہ کی بدعتیہ فکری و افکار کرنے کے لئے ایک گراں قدر منتظر گرجا جمع اور فتح بخش رسالہ انتہائی سہل اور دلنشین اسلوب میں تحریر فرمایا، جس کا نام المصباح الجلیلید ہے۔ یہ رسالہ اس قدر مقبول خاص و عام ہوا کہ بار بار اس کی اشاعت ہوئی اور انشاء اللہ الرحمن یہ سلسلہ اشاعت جاری و ساری رہے گا۔ مجھے بے پناہ خوشی و مسرت ہو رہی ہے کہ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی بمبئی کے درجہ فضیلت و حفظ کے طلبہ اپنی دستار فضیلت و حفظ کے ذریعے موقع پر اس مقبول نام رسالہ کی جدید طرز پر اشاعت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، میں ان کی اس قابل ستائش کوشش پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت اپنے حبیب پاک کے صدقہ انیس علم و عمل کی لازوال دولتوں سے سرفراز فرمائے اور ان کے مستقبل کو روشن و تابناک فرمائے۔ ساتھ ہی دارالعلوم ہند کے تمام اساتذہ و ارکان بالخصوص جامعہ اشرفیہ کے لائق و فاضل حضرت مولانا زہیر عالم مصباحی کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ہدیہ تحریک پیش کرتا ہوں اور تحریک دعا کہیں کہیں ہو کہ اللہ رب العزت اپنے نبی کریم کے صدقہ ان حضرات کو دارین کی سعادوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔ عابد العالمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ الفضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم الی یوم الدین۔

محمد فاطمہ علی رضوی مصباحی

استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور، اعظم گڑھ، یوپی

کلمات تقریب

از حضرت علامہ مولانا مفتی محمد قمر انوار رضوی
شیخ الحدیث دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی بمبئی

الحمد لولئیہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔
امابعد فقد قال اللہ تعالیٰ ان الذین یؤخون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ۔
سرکار علی حضرت امام اہلسنت مجدد اعظم دین وملت امام احمد رضا خان قادری
فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں:

دشمن احمد یہ شدت کیجئے طہروں کی کیا مروت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب اس پر مذہب پہ لعنت کیجئے

مختبر صادق، غیب داں نبی، محبوب پروردگار، شافع روز شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان بنی اسرائیل تغرقت علی ثنتین و سبعین ملۃ و تغترق امتی علی ثلاث و سبعین ملۃ کلہم فی النار الا ملۃ واحده قالوا من ہی یا رسول اللہ قال ماانا علیہ واصحابی۔ (رواہ ترمذی و مشکوٰۃ) یعنی قوم بنی اسرائیل پھر ۷۲ ملہ بیوں میں بٹ گئی اور میری امت پھر ۷۳ ملہ بیوں میں بٹ جائے گی، ان میں ایک مذہب والوں کے سوا باقی تمام مذاہب والے جہنمی ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوہ ایک مذہب والے کون ہیں؟ (یعنی ان کی پہچان کیا ہے؟) تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ اسی مذہب و ملت پر قائم رہیں گے، جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔ یعنی اہلسنت و جماعت۔

اس زمانہ میں اہلسنت کا دعویٰ کرنے والے تو بہت لوگ ہیں، صلہ کلی کے علاوہ دیوبندی بھی سنی حنفی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں؟ مگر اس وقت معیار سنیت اور علامت سنیت بریلویت اور مسلک اعلیٰ حضرت ہے۔ چنانچہ مکہ مکرمہ کے قاضی القضاۃ حضرت شیخ سید محمد علوی ماکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نحن نعرفہ بصنیعۃ و تالیفاتہ حبۃ علامۃ السنۃ و بغضہ علامۃ البدعۃ۔ یعنی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کو ان کی تصنیفات و تالیفات کے ذریعہ ہم لوگ اچھی طرح پہچانتے ہیں کہ ان کی محبت سنیت کی علامت اور ان سے بغض بدعتیہ کی علامت ہے۔ (دہستان رمضان ۱۳۸)

مختصر صادق غیب ہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانِ اقدس کے مطابق اس وقت دنیا میں کثیر فرقے موجود ہیں، جیسے وہابی، غیر مقلد، قادیانی، رافضی، خارجی، مہودوی وغیرہ سب کے سب گمراہ بد مذہب ہیں۔ ان میں دیوبندی اپنی مکاری و عیاری کی وجہ سے عوامِ اہلسنت کے لئے سب سے زیادہ خطرناک ثابت ہوئے۔ کیونکہ وہ خود کو حق کہتے ہیں اور تلقین کر کے بظاہر سنی بن جاتے ہیں۔ حالانکہ اہلسنت اور دیوبندی مکتبہ فکر کے دو میانِ فردی اختلاف بھی ہے۔ اور عقائد و نظریات کا اختلاف بھی۔ دیوبندی مولویوں نے اپنی کتابوں میں ضروریاتِ دین کا انکار کیا اور اللہ و رسول، جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخیاں بھی کیں۔ اسی بنیاد پر علمائے عرب و عجم نے ان کی تکفیر کی۔ ان کی کتابیں تقویۃ الایمان، صراطِ مستقیم، تجذیر اناس، ہدایۃ قاطعہ، فتاویٰ رشیدیہ، حفظ الایمان، الافاضات الیومیہ، ارواحِ خلیفہ وغیرہ کو دیکھئے، کہی بے باکی اور بے حیائی کیساتھ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخیاں کی ہیں۔ استاذِ اعلماءِ حوالہ اعلم حضورِ حافظِ ملت مولانا مفتی شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ مراد آبادی فاضل منظر اسلام بی بی شریف نے عقائدِ علمائے دیوبند یعنی المصباح المجید پر سوال و جواب کے طور پر نہایت آسان پیرائے میں لکھ کر عوامِ اہلسنت کو دیوبندیوں کے عقائد کا مطالعہ کفریہ بتا دیے ہیں۔ اور ہر سوال کا جواب ان کی کتابوں کے حوالے سے چیلنج کیساتھ تحریر فرمایا ہے۔

دارالعلوم فیضانِ مفتی اعظم پھول گلی ممبئی کے اس سال فارغ ہونے والے طلبہ نے دعوتی کارڈ چھپوانے کے بجائے اس کتاب کو شائع کرنے کا فیصلہ کیا، تاکہ اپنی دینی خدمات کا آغاز ایسی کتاب کی اشاعت سے کریں جو عوامِ اہلسنت کے ایمان و عقیدے کی حفاظت کرے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی خدماتِ جلیلہ کو قبول فرمائے اور ان کو مسلکِ اعلیٰ حضرت کا سچا پیاسا بنائے۔ آمین۔ بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ اجمعین۔

محمد قمر الزماں نوری رضوی

شیخ الحدیث دارالعلوم فیضانِ مفتی اعظم و

مفتی رضوی نوری دارالافتاء و القضاء پھول گلی ممبئی ۳

مورخہ ۲۷ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

سبب اشاعت

از: شہزادہ حفصہ و سراجِ ملت حضرت مولانا سید محمد منہاج رضا ہاشمی رضوی قادری
ماظمِ اعلیٰ دارالعلوم فیضانِ مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۳

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان مرضوا فلا تعودوہم وان ماتوا فلا تشہدوہم وان لقیتوہم فلا تسلموا علیہم ولا تجالسوہم ولا تشاوروہم ولا توکلوہم ولا تحسبوا علیہم ولا تصلوا علیہم معہم۔
(رواہ مسلم وابن ماجہ ابن حبان وابوداؤد وعقیلی)

یوں تو اس وقت دنیا میں بد مذہبوں، بد عقیدوں کی کثیر ٹولیاں ہیں، جو شب و روز مذہبِ حق مسلکِ اہلسنت یعنی مسلکِ اعلیٰ حضرت پر شب خون مارنے میں لگی ہوئی ہیں۔ جن میں وہابی، دیوبندی، غیر مقلد، سلفی وغیرہ جو آج بھی مسلکِ اعلیٰ حضرت کے خلاف مسلسل کتابیں چھاپ کر سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور یہ کذاب و دجال مرتد لوگ، اہلسنت پر شرک و بدعت کا الزام لگا کر اپنے کو بہت بڑا تو حید پرست بنا کر پیش کر رہے ہیں اور اپنے کفری عقائد کو چھپاتے ہوئے ہیں۔

ابھی چند ہی ماہ قبل بھنڈی بازار ممبئی میں ان مرتدین کی فریب کاری کا ایک نمونہ پھر دیکھئے کولاء، ایک خبیث مرتد عبدالملک بھوچوری دیوبندی نے اس کتاب کو ترتیب دیا ہے، جس کا نام ”توہین رسول تم نے کی“ رکھا ہے۔ اس کتاب میں وہی پرانی باتیں جو ان کے پیشوا لکھتے آئے ہیں، جس کا علماء حق علمائے اہلسنت نے مناظرہ میں بار بار جواب دے دیا ہے، اور تحریری طور پر بھی جواب دیا جا چکا ہے۔ مگر یہ بے حیا، بے غیرت دیوبند کے ہندوستانی شرارت سے باز نہیں آتے!

اس لئے میں نے اپنے دارالعلوم سے فارغ ہونے والے تمام طلبہ کو مشورہ دیا کہ دعوتی کارڈ چھپوانے میں جو پیسے تم خرچ کرتے ہو، اس پیسے کو دین کی خدمت میں لگاؤ اور اس سے مسلمانوں کے ایمان و عقیدے کی حفاظت کرو۔

الحمد لله طلبہ نے میرا مشورہ قبول کیا، اور حضورِ حافظِ ملت کی رِزِ دیابہ میں لکھی ہوئی مشہور کتاب ”المصباح الجدید المعروف عقائد علمائے دیوبند“ شائع کر رہے ہیں۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے، اور اس کتاب کی اشاعت میں حصہ لینے والے تمام طلبہ کو مسلکِ اہلسنت والجماعت کا سچا خادم بنائے اور اسی مسلک پر جس کی دورِ حاضر میں پہچان مسلکِ اعلیٰ حضرت ہے، اس پر قائم و دائم رہنے کی، اور دینی، دیوبندی وغیرہ بد مذہبوں سے، اور دورِ حاضر میں سنت کی تبلیغ کی آڑ میں گمراہیبت کو فروغ دینے والے عالمگیر صلح کلی تحریکوں سے دور رہنے کی توفیق رفیع عطا فرمائے، اور ان سے ہمارے اور تمام سنی حنفی بریلوی بھائیوں کے ایمان و عقیدے کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

کام دہلے لیجئے تم کو جو راضی کرے ☆☆ ٹھیک ہو مام رضا تم پہ کروڑوں درود
مسلک احمد رضا جس کی ہر سو ہوشیاء ☆☆ مٹ جائے نجدی بلا تم پہ کروڑوں درود

فقط

خوہم الطلاب فقیر سید محمد منہاج رضا باقی قادری رضوی
ماظم دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۴۰

تأثر جدید

از: حضرت علامہ محمد اسلام القادری صاحب اولیٰ مدرس دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۴۰۔
لا تعذر وا قد کفرتم بعد ایمانکم ۵

بارہویں صدی ہجری میں فتنہ و باہیت نے نجد میں سراپھارا اور ان وہابیوں نے حرمین طہین پر حملہ کر کے صحابہ و تابعین، ائمہ دین، و شہداء صالحین کے مزارات کی توڑ پھوڑ کی اور اہانت آمیز کاروائیوں میں مصروف ہوئے، انہوں نے اللہ و رسول کی شان میں گستاخیاں کیں۔ ساتھ ہی انہوں نے عامۃ المسلمین کو کافر و مشرک قرار دے کر ان کے قتل کو مباح قرار دیا۔ اور اس فتنہ و باہیت کی اہر السلیل دہلوی کے ذریعہ ملک ہند میں بھی پھیلی۔ اور علمائے دیوبند نے مال و زر و دنیوی حرص و طمع میں صرف اس کی حمایت ہی نہیں بلکہ صریح کفریات لکھ کر اس کی اشاعت کی۔ اور اسلام کی جڑیں کمزور کرنے کے لئے مسلمانوں کا شیرازہ کھیرنے کیلئے بھرپور جدوجہد سے کام لیا۔ مگر چونکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشارتوں کے مطابق قیامت تک دین حق کی حفاظت و حمایت کا اہتمام ہوتا رہے گا۔ چنانچہ صرف تائید الہی کے سہارے علمائے حق فتنہ و دیوبندیت و باہیت کی سرکوبی کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی تمام تر توانائیوں کیساتھ زبان و قلم سے کتاب و سنت کی روشنی میں احقاقِ حق و ابطالِ باطل میں مصروف ہو گئے، اور اس وقت کے اکابر علمائے اہلسنت نے دلائل قاطعہ کی روشنی میں ایوانِ باطل میں زلزلہ برپا کر دیا اور ان کی جڑیں ہلا کر رکھ دیں۔

اس ضمن میں جلالتہ العلم استاذ العلماء حضورِ حافظِ ملت نے ایک مختصر مگر جامع رسالہ بنام المصباح الجدید المعروف عقائد علمائے دیوبند تصنیف فرمائی۔ حضورِ حافظِ ملت نے اپنی کتاب میں اس امر کا اہتمام و انتظام کیا ہے کہ سنی مکتبہ و فکر کی کسی بھی کتاب کا حوالہ پیش نہ کیا جائے، تاکہ فرقہ باطلہ کسی عبارت کو یہ کہہ کر مروج نہ کریں کہ یہ قوسی کا ہم پر افترا و بہتان ہے۔ گویا کہ یہ ایک ایسا آئینہ ہے جس میں دیوبندیت و باہیت کا صحیح خدوخال نظر آئے گا۔ زیرِ نظر کتاب میں علمائے

دیوبند صریح کفری عبارت پیش کی گئی ہے، جسے پڑھ کر قاری فیصلہ کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ دیوبندی یہودی نصاریٰ کے نظریہ مبلغ اور کافر و مرتد ہیں۔ مصنف نے کتب و ہدایت سے بھرپور حوالوں کا اہتمام کرتے ہوئے وہابیوں کی تفسیر سازی، وہابیوں کی غذائیں، وہابیوں کے عقائد و معمولات پر جو حیرت انگیز انکشاف کئے ہیں، انہیں پڑھ کر سر پٹ لینے کو ہی چاہتا ہے۔ سچ کہا ہے کسی نے!

جب خدا دین لیتا ہے تو عقلیں جھین لیتا ہے

پیش نظر کتاب کی اشاعت سے متعلق شہزادہ حضور سراج ملت حضرت مولانا سید منہاج رضا باقی میاں، ناظم اعلیٰ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کے مایاب مشورہ کے بعد دارالعلوم اہلہ اسے فارغ ہونے والے طلبہ نے اس کتاب کو وقت کی اہم ضرورت سمجھتے ہوئے شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام طلبہ کو علم نافع عطا فرمائے اور مسلک اعلیٰ حضرت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہم سب کو مسلک اعلیٰ حضرت پرستی سے قائم فرمائے۔

آئین بجاہ سید المرسلین والہ واصحابہ اجمعین۔

محمد اسلام قادری دہلوی

شیخ الادب دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول پٹی ممبئی ۳۔

مورخہ ۲۴ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

ہماری باتیں

تاریخ کے اوراق کو اہ ہیں کہ جس دور میں بھی اہل حق کے سامنے باطل پرستوں نے سر اٹھارا، سرکشی کا مظاہرہ کیا ان کا سر کچل دیا گیا۔ قرآن پاک کا زبردست اعلان ہے کہ حق ہمیشہ ہمیشہ فتح و کامرانی کیساتھ بلند رہے گا اور باطل کی قسمت میں ذلت و رسوائی اور شکست و ناکامی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا۔

یوں تو اسلام و سنت کو نقصان پہنچانے والی اور اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دور کرنے والی ایک دو ٹوٹیل سبکدوش جماعتیں دین و مذہب کے نام پر جنم لے چکی ہیں، مگر اس میں سب سے زیادہ خطرناک اور تباہ کن جماعت وہابیوں، دیوبندیوں کی ہے۔ اس لئے کہ ان کا ظاہری مذہبی زندگی مسلمان سنیوں کی طرح ہے، بلکہ تقدس مآبی اور اعمال و عبادت سے ہم لوگوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔ جس سے عوام بھولے بھالے مسلمان ان کے دامِ ترویج میں نہایت آسانی کیساتھ گرفتار ہو جاتے ہیں اور متاع دین و ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ ع خدا محفوظ رکھے اس بلا سے۔

اس بدنام و گمراہ جماعت کا ظاہر جتنا روشن ہے باطن اس سے کہیں زیادہ تاریک ہے۔ اس جماعت کے افراد کہتے اور ہیں، اور لکھتے کچھ اور ہیں۔ اور دل میں رکھتے اور کرتے کچھ اور۔ واعظان کیں جلوہ بر محراب و منبری کنند چوں خلوت می روند آں کار و دیگری می کنند استاذ محترم حافظ ملت جلالہ اعلم حضرت علامہ الحاج مفتی شاہ عبدالعزیز صاحب قبلہ مراد آبادی دامت برکاتہم العالیہ شیخ الحدیث دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ نے دنیائے سنت پر بڑا احسان فرمایا کہ کتاب ”المصباح الجدید“ تصنیف فرما کر سادہ لوح اور کم واقف سنی مسلمانوں کو وہابیوں، دیوبندیوں کے گندے خیالات و عقائد سے آگاہ فرما دیا۔ یعنی ہدایت و رشاد ایسا چراغ روشن کر دیا، جس کی روشنی حق کا حسن و جمال واضح ہو گیا۔ اور باطل کا سیاہ گھٹنا و چہرہ صاف صاف دکھائی دینے لگا۔ دیکھنے والوں کی نگاہوں سے اس کا کوئی خدو خال پوشیدہ نہیں رہ سکا۔

بہی نہیں بلکہ حضرت موصوف مدظلہ العالی نے انصاف و دیانت اور حق پرستی و راست

بازی کی وہ مثال پیش فرمائی ہے کہ مخالفین کی دنیا میں صف ماتم بچھ گئی، لبوں پر ہر سکت لگ گئی اور شمشیر حق کی کاری ضرب نے ایسے ایسے گہرے زخم دیئے کہ ہر وہابی دیوبندی جلیلا اٹھا اور اپنی اپنی جگہ پر کسمسا کر رہ گیا۔ پھر اپنی شرم و خجالت کا غم غلط کرنے اور اندھے بیروکاروں کو سمجھانے کے لئے ”المصباح الجدید“ کے جواب میں محمد حنیف راہبر اعظمی سے ”مقامع الجدید“ لکھوایا جسکی تردید میں حضرت مولیٰ محمد محبوب صاحب اشرفی مبارکپوری نے ”العذاب الشدید“ لکھ کر وہابیوں، دیوبندیوں کے ہر چھوٹے بڑے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ایسا خاموش و لاجواب کر دیا کہ جدائے بر نہ خاست۔

رسالہ جلیلا فہ ”المصباح الجدید“ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں علمائے دیوبند کے مذہب و عقیدہ کے متعلق تیس ۳۰ رسالات سے جوابات علمائے دیوبند ہی کی معتبر کتابوں کے حوالوں سے درج ہیں۔ ایک حوالہ بھی غلط ثابت کرو دینے پر ایک لاکھ کیا دن ہزار انعام۔

”المصباح الجدید“ ملک کے دوسرے اداروں سے متعدد بار کئی کئی ہزار کی تعداد میں چھپ چکی ہے۔ اب یہ اس کا نیا ایڈیشن نہایت ہی خوبصورت انداز میں زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ رہا ہے۔

۷۸۶/۹۲

دعوت فکر

برادران اسلام کی خدمت میں پر خلوص گزارش ہے کہ اس اہم اور جامع رسالہ کو ٹھنڈے دلوں سے بغور پڑھیں۔ متعصب، طرفداری، شخصیت پرستی کو علاحدہ رکھیں۔ ایمان داری اور حق پرستی کو کام میں لائیں۔ اور اپنے ایمان و انصاف سے فیصلہ کریں کہ حق کیا ہے؟ اور باطل کیا ہے؟ کیوں کہ آپ کے سامنے ساری باتیں رکھ دی گئیں ہیں۔ انشاء اللہ مجھے قوی امید ہے کہ حق آفتاب سے زیادہ روشن و تاباں ہو جائے گا۔ مسلمانوں کے دلوں میں اگر اس مدنی تاجدار جناب حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت ہے، تو ضرور ان کا ضمیر یہ بتا دے گا کہ علمائے دیوبند اپنے اقوال اور مخالفت کے بنا پر اسلامی نقطہ نظر سے کون ہیں؟ اور کس حکم میں داخل ہیں؟ واللہ ہادی الی سبیل الرشاد۔

رسالہ ہند میں تمام سوا لوں کے جواب دیوبندی مذہب پر دیا گیا ہے۔ ہر جواب کا حوالہ علمائے دیوبند کی جدید ایڈیشن والی کتابوں سے درج کیا ہے۔ اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا گیا ہے، البتہ فائدہ اور تنبیہ کے طور پر حضور حافظ ملت نے کہیں کہیں انہی کے قول کی وضاحت کر دی ہے۔ حوالہ میں علمائے دیوبند کی کتابوں سے جو عبارتیں نقل کی ہیں، وہ بالکل اصل کے مطابق ہیں۔ ایک عبارت بھی غلط ثابت کر دینے پر ایک لاکھ کیا دن ہزار (۱،۵۱۰۰۰) روپے انعام۔

نیز اپنے سنی بھائیوں سے یہ بھی گزارش ہے کہ اس اہم رسالہ کو حاصل کر کے تمام مسلمانوں کے گھر گھر میں پہنچائیں، تاکہ عقائد صحیحہ اور عقائد باطلہ میں امتیاز کر سکیں۔

نوٹ: ضروری بات یہ ہے کہ اس رسالہ کو از سر نو تخریج کر کے شائع کی گئی ہے۔ اگر کسی کو بھی اس کے حوالہ میں بھی شبہ ہو تو پھر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ یہاں کی لائبریری (حضور ملک العلماء لائبریری) میں بھی کتابیں موجود ہیں۔

خدائے وحدہ لا شریک سے دعا ہے کہ ہم تمام سنی بریلوی مسلمانوں کو مسلک اعلیٰ حضرت پر ختی سے قائم و دائم فرمائے۔ آمین

محمد مظہر علی رضوی

مستعالم جماعت مئیدار العلوم ہند، صدر ریزم فیضان سید ابوالہاشم علیہ الرحمہ
(دو دیگر فارغین دارالعلوم فیضان مفتی العظیم ۱۳۳۲ھ/۱۱/۲۰۱۱ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

کریم و معظم جناب مولوی صاحب زادہ کرمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ہم لوگ اب تک علمائے دیوبند کے متعلق یہی سنا کرتے تھے کہ وہ بہت بڑے پابند شریعت، تابع سنت، متقی و پرہیزگار ہیں۔ شرک و بدعت سے خود بھی بہت سخت اجتناب کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی شرک و بدعت سے بچانے کے لئے تبلیغ و ہدایت کرتے ہیں۔ نیز ان کے ظاہری طرز عمل سے بھی ان کا تقدس معلوم ہوتا ہے۔ اپنے وعظوں اور تقریروں میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف بھی کرتے ہیں، ان سب باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ علمائے دیوبند بڑے خوش عقیدہ نہایت متبع سنت اور حضور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شیدائی اور فدائی اور حضور سے محبت رکھنے والے ہیں۔

مگر زید یہ کہتا ہے کہ علمائے دیوبند کی سب باتیں نمائشی ہیں، ان کا ظاہری طرز عمل جیسا بھی ہو لیکن ان کے عقائد ضرور خلاف حق اور خلاف شرع اور محمد ابن عبد الوہاب نجدی سے ملتے ہوئے ہیں۔ وہ لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف محض اس لئے کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ رکھیں۔ مسلمانوں میں اپنا اعزاز و اقتدار قائم کریں، ورنہ حقیقت میں ان کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت ہرگز نہیں۔ علمائے دیوبند نے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں سخت گستاخیاں کی ہیں۔ اپنی کتابوں میں حضور کے لئے بہت کچھ مناسب الفاظ استعمال کئے ہیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو پاگلوں، جانوروں کے علم سے تشبیہ دی ہے۔ حضور کے علم کو شیطان مردود کے علم سے کم بتایا ہے۔ امتی کے نبی سے عمل میں بڑھ جانے کے قائل ہیں، اسی قسم کے ان کے بہت سے اقوال انہی کی کتابوں میں موجود ہیں۔ جن کا کفر ہونا آفتاب کی طرح روشن ہے۔ اگر ان کو واقعی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت ہوتی تو ایسی گندی عبارتیں اپنی کتابوں میں ہرگز نہیں لکھتے۔ اگر غلطی سے ایسا ہوا بھی تھا، تو بھکر لیتے۔ مگر نہ تو وہ یہ گندی عبارتیں اپنی کتابوں سے دور کریں۔ بلکہ بدتوں سے چھاپ چھاپ کر اشاعت کر رہے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کا یہ ظاہری طرز عمل اور اپنے وعظوں میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف کرنا محض نمائشی اور کسی غرض پر مبنی ہے اگر حقیقی محبت ہوتی تو ایسی کتابوں کو بجائے چھپانے اور اشاعت کرنے کے جلا دیئے اور تو بھکر لیتے۔ زید کے اس بیان سے

ہمیں سخت حیرت اور نہایت تعجب ہے۔ ہم علمائے دیوبند کے ظاہری تقدس کو دیکھتے ہیں اور ان کی باتیں سنتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسی باتیں اپنی کتابوں میں ہرگز نہیں لکھ سکتے، مگر زید باوجود معتبر اور دیانت دار ہونے کے کہتا ہے کہ جو باتیں میں نے بیان کی ہیں اگر وہ علمائے دیوبند کی کتابوں میں نہ ہوں تو میں سخت مجرم اور انتہائی سزا کا مستحق بلکہ ان باتوں کو غلط ثابت کر دینے پر ۵۰۰ روپیہ انعام دینے کا حتمی وعدہ کرتا ہے۔ لہذا اس کو بھی جھوٹا نہیں کہا جاسکتا۔ زید نے جو باتیں علمائے دیوبند کے متعلق بیان کی ہیں اگر وہ واقعی ان کی کتابوں میں ہیں تو ہم لوگ ضرور ان سے قطع تعلیق رکھیں گے اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اسی بات پر آمادہ کریں گے۔ اور اگر زید کا بیان غلط ہے اور یہ باتیں علمائے دیوبند کی کتابوں میں نہیں ہیں تو زید کو بد اداری اور ہتھیاری کی رو سے سخت سزا دیں گے اور اس کے وعدے کے مطابق ۵۰۰ روپیہ بھی وصول کریں گے۔ لہذا اس کی تحقیق کے لئے زید کے بیان سے تیس سوال قائم کر کے حاضر خدمت کرتے ہیں۔ امید ہے کہ ہر سوال کا جواب نمبر وار علمائے دیوبند ہی کی کتابوں کے حوالہ سے عام فہم تحریر فرمایا جائے، تا کہ مسلمان بہ آسانی سمجھ کر صحیح نتیجہ پر پہنچ سکیں۔

سائلین: ملا عبد الحمید، پیش امام جامع مسجد، حکیم عبد المجید، حافظ عبد المجید، محمد صدیق نمبر وار: نذیر احمد چودھری، ساکن قصبہ بھونچوہ ضلع مراد آباد۔

حامداً للہ رب العالمین ومصلیاً علی حبیبہ سید المرسلین۔

کرامان بندہ وعلیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ حضرات کا مرسلہ خط جو زید کے بیان اور تیس سوالات پر مشتمل موصول ہوا۔ حسب فرمائش ہر سوال کا جواب علمائے دیوبند ہی کے معتبر اقوال سے دیتا ہوں اور ہر ایک حوالہ نمبر وار انہیں کی کتابوں سے درج کرتا ہوں، لیکن پہلے اجمالاً اثباتی باتوں کا زید کا بیان بالکل صحیح ہے۔ واقعی علمائے دیوبند کی کتابوں میں ایسے بہت سے اقوال ہیں جن سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین ثابت ہے۔ ان میں سے بعض عبارتیں جوابات کے حوالوں میں بھی آئیں گی جو اس ثبوت کے لئے کافی ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ اپنے نبی حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کو پہچانیں اور سچے دل سے ان کی تعظیم و توقیر کریں۔ وما توفیقی الا باللہ وهو حسبی ونعم الوکیل۔

سوالات و جوابات مع حوالہ نمبر وار

سوال ۱۔ کیا علمائے دیوبند کے نزدیک خدا کے سوا کوئی اور بھی مربی خلاق ہے۔ اگر ان کے عقیدے میں سوائے خدا کے کوئی دوسرا بھی مربی خلاق ہے تو وہ کون ہے؟

جواب ۱۔ ہاں علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد گنگوہی مربی خلاق ہیں۔ جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں

حوالہ ۱۔ مرثیہ رشید احمد۔ مصنفہ مولوی محمود حسن صفحہ نمبر ۲۲ پر ہے۔

خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلاق کے **تنبیہ:** اس شعر میں مولوی محمود حسن صاحب نے مولوی رشید احمد صاحب کو مربی خلاق لکھا ہے جو رب العالمین کے ہم معنی ہے۔ شاید ضرورت شعری کی وجہ سے رب العالمین نہیں لائے۔ یہ ہے پیشوائے دیوبند کی عقیدت مندی کتنے کھلے لفظوں میں اپنے پیر کو ساری مخلوق کو پالنے والا کہہ رہے ہیں۔ واقعی پیر پرستی اسی کا نام ہے۔

سوال ۲۔ وہ مسیحا کون ہے جس نے مردے بھی جلانے اور زندوں کو بھی مرنے سے بچالیا۔ کیا علمائے دیوبند میں کوئی ایسا مسیحا ہوا ہے؟

جواب ۲۔ ہاں وہ مسیحا اہل دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں۔ چنانچہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی ان کی شان میں فرماتے ہیں اور پکار کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی پیر کی مسیحائی دکھاتے ہیں۔

حوالہ ۲۔ مرثیہ رشید احمد، مصنفہ محمود حسن جس ۳۳

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا **تنبیہ:** اس مسیحائی کو دیکھیں ذری (بہا حاشیہ) ابن مریم

تنبیہ: واقعی دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت بڑھ گئی، کیونکہ جو کام عیسیٰ علیہ السلام بھی نہ کر سکے، وہ مولوی رشید احمد صاحب نے کر کے دکھا دیا۔ مردے جلانے میں برابر ہی تھے، مگر زندوں کو موت سے بچالیا۔ اس میں ضرور عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ گئے۔ جب ہی تو عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی مسیحائی دکھائی جاتی ہے۔ اگر مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھی ہوئی نہ جانتے تو یہ نہ کہتے ”اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم“ مسلمانو! انصاف کرو۔ کیا اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تو چین نہیں ہے؟ ہے اور ضرور ہے۔

(بہا حاشیہ) اہل زبان حضرات ذری دیوبندیوں کی اردو ملاحظہ کریں۔ حیرت ہوتی ہے کہ علمائے دیوبند کی زبان دانی کا یہ عالم۔ اور حوصلہ ہے سرکار وہ جہاں عالم ماکان و ما یکون صلی اللہ علیہ وسلم کو اردو زبان سکھانے کا العیا ذی اللہ تعالیٰ ۱۲۔ نیم بستوی۔)

سوال ۳۔ کیا کسی انسان کے کالے کالے بندے بھی یوسف ثانی ہیں؟ علمائے دیوبند کے معتبر اقبال سے جواب دیجئے؟

جواب ۳۔ مولوی رشید احمد صاحب کے کالے کالے بندے یوسف ثانی ہیں۔ چنانچہ ان کے خلیفہ مولوی محمود حسن صاحب فرماتے ہیں:

حوالہ ۳۔ مرثیہ رشید احمد صاحب صفحہ ۱۱۔

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں **تنبیہ:** کیا خوب کہا۔ خدائے تعالیٰ کے اعلیٰ درجہ کے حسین و جمیل بندے یوسف علیہ السلام ہیں۔ مگر مولوی رشید احمد صاحب کے کالے کالے ہی بندے یوسف ثانی بنا دیئے گئے، ان کو رے کورے بندوں کا کیا ٹھکانہ۔ واقعی مقبولیت اسی کا نام ہے۔ مسلمانو! غور کرو گے تو معلوم ہو جائیگا کہ اس ایک ہی شعر میں خدا اور اس کے رسول دونوں پر ہاتھ صاف کر دیا۔

(بہا حاشیہ) عبید جمع ہے عبید کی، عبید کا معنی بندہ ہے، سود جمع ہے، سود کا معنی کالا۔ عبید سود کا معنی کالے بندے اس مصرع کا ترجمہ یہ ہے ان کے یعنی رشید احمد گنگوہی کے کالے کالے بندوں کا

لقب یوسف ثانی معاذ اللہ تعالیٰ قطع نظر اس امر سے ہے کہ گنگوہی صاحب کے جن کالے کالے بندوں کا لقب یوسف ثانی تھا وہ کون کون لوگ تھے۔ ان کا نام کیا تھا۔ کہاں رہتے تھے۔ وہ ہندو گنگوہی کس کی صحبت میں رہنے کی برکت سے کالے ہو گئے تھے۔ کہنا یہ ہے کہ دیوبندی مذہب میں جب عبدالنبی نام رکھنا شرک و کفر ہے جیسا کہ ہشتی زیور ص ۳۵ میں مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے لکھا ہے تو پھر عبدالگنگوہی کہنا کیونکر جائز ہے۔ جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی نے اس مصرع میں کہا ہے، سچ کہا ہے کہ دیوبندیوں کو تو صرف مسلمانوں کے پیارے نبی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغض و جلن ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ نیم ہستی)

سوال ۴۔ علمائے دیوبند کے نزدیک بانی اسلام کا ثانی کون ہے؟

جواب ۴۔ علمائے دیوبند مولوی رشید احمد صاحب کو بانی اسلام (خدا) کا ثانی جانتے ہیں۔ جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب نے لکھا ہے:

حوالہ ۲۔ مرثیہ رشید احمد صفحہ ۶۔

زباں پر اہل اہوا کی ہے کیوں اُغل و جل شاید ☆☆ اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

سوال ۵۔ کیا عارف لوگ کعبہ شریف میں پہنچ کر کسی دوسری جگہ کو تلاش کیا کرتے ہیں؟ وہ کون سی جگہ ہے؟ کیا علمائے دیوبند نے کوئی ایسی جگہ بنائی ہے؟

جواب ۵۔ ہاں عارف لوگ کعبہ معظمہ جا کر گنگوہ تلاش کیا کرتے ہیں۔ جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی فرماتے ہیں:

حوالہ ۵۔ مرثیہ رشید احمد ص ۱۳۔

پھر میں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ ☆☆ جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

تنبیہ: کعبہ معظمہ جو بیت اللہ خانہ خدا ہے، اس میں پہنچ کر بھی گنگوہ ہی دھن لگی ہوئی ہے۔ اسے دیوبندی عرفان کا نشہ اور گنگوہی معرفت کا خمار نہ کہا جائے تو اور کیا ہے؟

سوال ۶۔ دونوں جہاں کی حاجتیں کس سے مانگیں؟ روحانی، جسمانی حاجتوں کا قبلہ کون ہے؟ دیوبندی مذہب پر جواب دیا جائے؟

جواب ۶۔ روحانی اور جسمانی سب حاجتوں کا قبلہ دیوبندی مولوی کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں۔ ہماری حاجتیں انہیں سے طلب کرنا چاہئے۔ ان کے سوا کوئی حاجت روا نہیں۔ جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی فرماتے ہیں: دیکھو!

حوالہ ۶۔ مرثیہ رشید احمد ص ۱۰۔

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب ☆☆ گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

فائدہ: مولوی رشید احمد صاحب نے غیر اللہ سے مدد مانگنے کو شرک بتایا ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص ۶ پر ہے: ”غیر اللہ سے مدد مانگنا اگر چہ ولی ہو یا نبی شرک ہے“۔ اور مولوی محمود حسن صاحب دونوں جہاں کی حاجتیں انہیں سے مانگ رہے ہیں۔ قبلہ حاجات انہیں کو کہہ رہے ہیں۔ لہذا فتاویٰ رشیدیہ کے حکم سے مولوی محمود حسن صاحب شرک ہوئے، اور اگر مولوی محمود حسن صاحب کو موحد کہا جائے تو مولوی رشید احمد صاحب کو ضرور خدا کہنا پڑے گا۔ بولو! کیا کہتے ہو؟

سوال ۷۔ استثناء سارے جہاں کا مخدوم کون ہے؟ اور سارا عالم کس کی اطاعت کرتا ہے؟ علمائے دیوبند کے مذہب پر جواب دیا جائے؟

جواب ۷۔ سارے عالم کے مخدوم دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں اور سارا عالم انہیں کی اطاعت کرتا ہے حوالہ ملاحظہ ہو:

حوالہ ۷۔ مرثیہ رشید احمد مصنفہ مولوی محمود حسن صاحب کے پہلے صفحہ پر ہے مخدوم

الکل مطاع العالم جناب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی۔

سوال ۸۔ وہ کون حاکم ہے جس کا کوئی حکم بھی علمائے دیوبند کے نزدیک عمل نہیں سکتا اور اس کا ہر حکم تقضائے حرم ہے؟

جواب ۸۔ ایسے حاکم تو صرف مولوی رشید احمد صاحب ہی ہیں، ان کا کوئی حکم کبھی نہیں ٹلا اس لئے

کہ ان کا ہر حکم قضائے مہرم کی تلوار ہے۔

حوالہ ۸۔ مرثیہ رشید احمد ص ۳۱۔

نذر کا پندرہ نذر کا پندرہ نذر کا ☆ ☆ اس کا جو حکم تھا تھا سیف قضائے مہرم
فائدہ: واقعی کوئی حکم نہیں ملا۔ اور ملتا کیسے مرنی خلافت تھے، کوئی مذاق تھے۔ اور عقیدت مند لوگوں
 نے کسی حکم کو ملنے بھی نہ دیا۔ اس سے زیادہ عقیدہ تندی اور کیا ہوگی کہ جب مولوی رشید احمد صاحب
 نے کوئے کھانے کا حکم دیا تو علمائے دیوبند نے یہ سمجھ کر کہ مرنی خلافت کا حکم ہے۔ آنکھ بند کر کے تسلیم
 کر لیا اور کوئے کھانے لگے۔

سوال ۹۔ وہ کون ہے جس کی غلامی کا داغ دیوبندی مذہب میں مسلمان کا تمغہ ہے؟
 جواب ۹۔ وہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی، انہیں کی غلامی مسلمان کا تمغہ ہے۔ چنانچہ مولوی
 محمود حسن صاحب فرماتے ہیں:

حوالہ ۹۔ مرثیہ رشید احمد ص ۶۔

زمانہ نے دیا اسلام کو داغ اس کی فرقت کا ☆ ☆ کہ تھا داغ غلامی جس کا تمغہ مسلمان
تنبیہ: مولوی رشید احمد صاحب کے غلامی کا داغ جب مسلمان کا تمغہ ہوا تو جو ان کا غلام بنا اسی
 کو یہ تمغہ ملا۔ اور جس نے ان کی غلامی نہ کی وہ تمغہ سے محروم رہا۔ لہذا دیوبندی یا تو تمام صحابہ و تابعین
 ائمہ و مجتہدین و اولیائے کاملین کو مولوی رشید احمد صاحب کا غلام مانتے ہوں گے یا ان تمام مقبولان
 خدا کو مسلمان کے تحفے سے خالی جانتے ہیں۔

سوال ۱۰۔ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوا ہے، جو اکیلا ہی صدیق اور فاروق دونوں ہو؟
 جواب ۱۰۔ ہاں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی صدیق اور فاروق دونوں تھے۔ چنانچہ مولوی
 محمود حسن صاحب ان کی شان میں تحریر فرماتے ہیں:

حوالہ ۱۰۔ مرثیہ رشید احمد ص ۱۶۔

وہ تھے صدیق اور فاروق پھر کہتے عجب کیا ہے ☆ ☆ شہادت نے تجھ میں قدموبی کی گرٹھانی

فائدہ

ان دس سوالوں کے جوابات مولوی محمود حسن صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند کی کتاب
 ”مرثیہ رشید احمد“ کے حوالہ سے لکھے ہیں۔ ایک حوالہ بھی غلط ثابت کر دینے پر مبلغ ۵۰۰ روپیہ
 انعام۔ مسلمانوں! ذرا تعصب اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر غور سے پڑھو اور نظر انصاف سے دیکھو تو حق
 و باطل آفتاب سے زیادہ روشن ہو جائے گا۔ معلوم ہو جائے گا کہ مشرک و بدعتی کون ہے؟ دیکھو
 ! علمائے دیوبند اپنے پیروں سے کیسی عقیدت رکھتے ہیں۔ اپنے پیروں کو مرنی خلافت مانتے ہیں۔
 بانی اسلام کا ثانی جانتے ہیں۔ یعنی دوسرا خدا۔ مسیحائی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھاتے
 ہیں۔ کعبہ میں پہنچ کر بھی پیری کا درگاہ تلاش کرتے ہیں۔ بلا تخصیص سارے جہان کو ان کا خادم
 اور مطیع جانتے ہیں۔ ان کی حکومت مثل خدا مانتے ہیں۔ اپنے پیر کی غلامی کو مسلمان کا تمغہ بتاتے
 ہیں۔ مسلمانوں! اللہ انصاف کرو۔ اور سچ سچ بتاؤ اور بلا رعایت کہو کہ جو لوگ اپنے پیروں سے ایسا
 عقیدہ رکھتے ہیں وہ حق پرست یا پیر پرست؟ موحد ہیں یا مشرک؟

سوال ۱۱۔ کیا رجمہ اللعالمین نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہیں؟ یا علمائے دیوبند کے نزدیک
 امتی کو بھی رجمہ اللعالمین کہہ سکتے ہیں؟
 جواب ۱۱۔ رجمہ اللعالمین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت خصوصہ نہیں، بلکہ علمائے ربانیین
 (علمائے دیوبند) کو بھی رجمہ اللعالمین کہنا جائز ہے۔ چنانچہ علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید
 احمد صاحب اپنے فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں ملاحظہ ہو:

حوالہ ۱۱۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۰۲، ۱۰۳ شرفیہ بکڈ پو۔

”لفظ رجمہ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے، بلکہ دیگر اولیاء
 و انبیاء اور علمائے ربانیتین (علمائے دیوبند) بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول
 اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں، لہذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتا دیں تو جائز ہے“ غلط
 بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

فائدہ: علمائے دیوبند کے نزدیک چونکہ مولوی رشید احمد صاحب عالم ربانی ہیں اور ان کا حکم ہے کہ عالم ربانی کو رحمۃ اللعالمین کہنا درست ہے۔ لہذا علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد رحمۃ اللعالمین ہوئے اسی لئے مولوی رشید احمد صاحب نے اپنی رحمت کے بہت سے جلوے دکھائے جن میں ایک خصوصیت کیساتھ قابل ذکر ہے، وہ یہ کہ آپ نے کوا کھانے پر ثواب مقرر کر دیا ہے۔ یہ بے پیسہ اور بغیر دام، مفت کا سیاہ مرغ مولوی رشید احمد صاحب نے حلال فرما کر اس کے کھانے والے کے لئے ثواب بھی مقرر کر دیا ہے۔ اس سے زیادہ دیوبندیوں کے لئے اور کیا رحمت ہوگی کہ پیسہ لگے نہ کوڑی، مفت ہی میں سالن کا سالن اور ثواب کا ثواب۔ دیکھو! نمبر ۲۰۔

سوال ۱۲۔ علمائے دیوبند کے نزدیک امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرثیہ لکھنا کیسا ہے؟
جواب ۱۲۔ لکھنا تو درکنار اگر لکھا ہو ابھی مل جائے تو جلا دینا یا زمین میں دفن کر دینا ضروری ہے۔
حوالہ ملاحظہ ہو:

حوالہ ۱۲۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۷۷۷۔ شرفیہ بکڈ پو۔
سوال مرثیہ جو تعلق یہ وغیرہ میں شہیدان کو بلا کے پڑھتے ہیں اگر کسی شخص کے پاس ہوں وہ دور کرنا چاہے تو جلا دینا مناسب ہے یا فروخت کر دینا فقط
الجواب: ان کا جلا دینا یا زمین میں دفن کر دینا ضروری ہے فقط
تنبیہ: مسلمانو! ذرا غور کرو۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرثیہ کو جلا نا اور زمین میں دفن کرنا ضروری ہے مگر خود مولوی رشید احمد صاحب کا مرثیہ لکھنا درست ہے۔

سوال ۱۳۔ علمائے دیوبند کا مرثیہ لکھنا کیسا ہے؟ اور اگر لکھا ہوا مل جائے تو شہیدان کو بلا کے مرثیے کی طرح اس کو بھی جلا دینا اور زمین میں دفن کرنا ضروری ہے یا نہیں؟
جواب ۱۳۔ علمائے دیوبند کا مرثیہ لکھنا بلا کراہت جائز و درست ہے۔ شہیدان کو بلا کر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مرثیہ کی طرح اس کو جلا دینا، زمین میں دفن کر دینا نہیں چاہئے۔

حوالہ ۱۳۔ کیونکہ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی محمود حسن صاحب نے اپنے ہجر مولوی

رشید احمد صاحب کا مرثیہ لکھا اور چھاپ کر شائع کیا۔ مدت دراز سے ہزاروں کی تعداد میں چھپ کر فروخت ہو رہا ہے، اور آج تک کسی دیوبندی مولوی نے رشید احمد کے مرثیہ کو جلانے یا زمین میں دفن کرنے کا فتویٰ شائع نہیں کیا۔ لہذا ثابت ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک علمائے دیوبند کا مرثیہ لکھنا بلا کراہت درست اور جائز ہے۔ شہیدان کو بلا کے مرثیہ کی طرح اس کو جلانے یا دفن کرنے کا حکم نہیں۔ عقیدہ تندی اسی کا نام ہے۔

سوال ۱۴۔ ماہ محرم میں ذکر شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح روایت کیساتھ بیان کرنا، سبیل لگانا، چندہ سمیل میں دینا، شربت یا دودھ بچوں کو پلانا، درست ہے یا نہیں؟ دیوبندی مذہب میں ان سب باتوں کا کیا حکم ہے؟

جواب ۱۴۔ صحیح روایت کے ساتھ بھی محرم میں ذکر شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کرنا دیوبندی مذہب میں حرام ہے۔ سمیل لگانا، چندہ سمیل میں دینا، شربت میں دینا، بچوں کو دودھ پلانا سب حرام ہے۔ جیسا کہ مولوی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں:
حوالہ ۱۴۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۹، شرفیہ بکڈ پو۔

”محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ روایت صحیحہ ہو، یا سمیل لگانا، شربت پلانا، چندہ سمیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب، درست اور تقبیہ روافض کی وجہ سے حرام ہے۔“ فقط
تنبیہ: مسلمانو! ذرا غور سے سنو۔ یہ تو سب حرام! مگر ہولی دیوالی تو کفار کے آتش پرست دن ہیں وہ اس کی خوشی میں جو چیزیں مسلمانوں کے یہاں سمجھیں وہ سب درست ہے۔ ملاحظہ ہو۔

سوال ۱۵۔ ہندو اپنے تیو ہارہولی یا دیوالی وغیرہ میں پوری اور کچھ کھانا بطور تحفہ مسلمانوں کو دیں تو اس کا لیوا اور کھانا درست ہے یا محرم کے شربت اور دودھ وغیرہ کی طرح علمائے دیوبند کے نزدیک یہ بھی حرام ہے؟

جواب ۱۵۔ ہولی اور دیوالی کا یہ تحفہ ہندوؤں سے لیوا اور اس کا کھانا درست ہے۔ محرم کے شربت اور دودھ کی طرح علمائے دیوبند کے نزدیک یہ حرام نہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ میں اس کو درست لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حوالہ ۱۵: فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۷۵۔ شرفریڈ بکڈ پو۔

مسئلہ۔ ہندو تیو بارہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیل یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟

جواب: درست ہے۔ فقط

تنبیہ: مسلمانو! غور کرو۔ علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب باوجودیکہ حرم کے شربت، دودھ وغیرہ سب کو حرام بتا رہے ہیں۔ مگر ہولی اور دیوالی سے ایسا خاص تعلق ہے کہ اس کے ہر کھانے کو جائز اور درست فرما رہے ہیں۔ اسی کا نام ہے عقیدت۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف جو چیز منسوب ہو جائے، وہ تو ماہِ درست اور حرام ہو جائے، مگر ہولی، دیوالی کی طرف نسبت کرنے سے کوئی خرابی نہ آئے، جائز اور درست ہی رہے۔ جب نسبت دونوں جگہ موجود ہے تو ہولی کو ہر کھانے کو جائز اور درست کہنا اور حرم کے شربت اور دودھ کو بھی حرام بنانا یا تو ہولی، دیوالی کی عقیدت کا نشہ ہے یا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خصومت کا غلبہ ہے۔

بوقت صبح شہ پھولوں روز معلومت کہ باکے ہاتھ عشق در شب بیکور۔

سوال ۱۶۔ جو شخص صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو کافر کہے، وہ علمائے دیوبند کے نزدیک سنت جماعت سے خارج ہوگا یا نہیں؟

جواب ۱۶۔ صحابہ کو کافر کہنے والا علمائے دیوبند کے نزدیک سنت و جماعت سے خارج نہیں۔ جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے:

حوالہ ۱۶: فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۲۔ شرفریڈ بکڈ پو۔

”جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے، اور وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔“

تنبیہ: کتب معتبرہ میں اعتقاد یہ تصریح فرماتے ہیں کہ ایسا شخص اہلسنت سے خارج بلکہ حضرات ابو بکر صدیق و عمر فاروق کی شان میں تبراء کرنے والے کو فقہاء کرام نے کافر لکھا۔ مگر گنگوہی صاحب کے نزدیک ایسے تحت تبراء کرنے کے بعد بھی سنی ہی رہتا ہے۔ بعض عقیدہ مند طرفداری میں یہ کہا

کرتے ہیں کہ یہ کتاب کی غلطی ہے کہ ہوگا کی جگہ نہ ہوگا لکھ دیا ہے، مگر یہ محض غلط ہے، اس لئے کہ فتاویٰ رشیدیہ کی بار چھاپے مختلف مطبوعوں میں طبع ہوا ہے، اگر کتاب کی غلطی ہوتی تو ایک چھاپے میں ہوتی دو میں ہوتی ہر چھاپے میں ہر کتاب میں یہی عبارت ہے۔ علاوہ اس کے اس سے دو ہی سطر پہلے صفحہ ۱ پر خود مولوی رشید احمد صاحب لکھتے ہیں کہ جو شخص حضرات صحابہ کی بے ادبی کرے وہ فاسق ہے۔ فقط۔ اور ظاہر ہے کہ صرف فاسق ہونے سے سنت جماعت سے خارج نہیں ہوتا تو پھر کتاب کی غلطی کیسے ہو سکتی ہے۔ مولوی رشید احمد صاحب کی کچھلی عبارت پکار کر کہہ رہی ہے کہ کتاب کی غلطی ہرگز نہیں۔ بلکہ گنگوہی صاحب کا عقیدہ ہی ایسا ہے۔

سوال ۱۷۔ علماء کی توہین و تحقیر کرنے والا بھی علمائے دیوبند کے نزدیک سنت جماعت سے خارج ہوگا یا نہیں؟

جواب ۱۷۔ علماء کی توہین کرنے والے کا سنت جماعت سے خارج ہوگا تو درکنار ایسا شخص تو علماء دیوبند کے نزدیک مسلمان ہی نہیں کافر ہے۔ چنانچہ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے:

حوالہ ۱۷: فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۷۵۔ شرفریڈ بکڈ پو۔

”علماء کی توہین و تحقیر کو چونکہ علمائے کفر لکھا ہے جو بیچارہ علم اور دین کے ہو۔“

فائدہ: یہ بات قابل غور ہے کہ صحابہ کی تکفیر کرنے والے کو کافر کہنا تو بڑی بات۔ سنت جماعت سے بھی خارج نہیں کرتے۔ جیسا کہ حوالہ نمبر ۱۶ میں گزرا اور علماء کی توہین کرنے والے کو دائرۃ اسلام سے خارج کر کے کافر کہتے ہیں۔ آخر اس میں کیا حکمت ہے؟ سوائے اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ اس میں اپنا بچاؤ مقصود ہے۔ چونکہ خود عالم ہیں۔ لہذا اپنی توہین کا دروازہ بند کیا ہے۔ صحابہ سے کیا مطلب کیا غرض۔ ان کی چاہے کوئی کتنی ہی بے ادبی کرے، کافر کہے اپنا کیا گہڑتا ہے۔

سوال ۱۸۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ محفل میلاد شریف میں قیام تعظیمی ہوتا ہے اور غلط روایتیں پڑھی جاتی ہیں۔ اس وجہ سے علمائے دیوبند محفل میلاد شریف کو ناجائز کہتے ہیں ورنہ اور کوئی وجہ

نہیں۔ لہذا سوال یہ ہے کہ ایسی مجلس میلاد منعقد کرنا جس میں صحیح روایتیں پڑھی جائیں اور قیام بھی نہ کیا جائے اور کوئی کام بھی خلاف شرع نہ ہو ایسی محفل میلاد شریف بھی علمائے دیوبند کے نزدیک جائز ہے یا نہیں؟

جواب ۱۸۔ مجلس میلاد میں اگرچہ کوئی بات خلاف شرع نہ ہو، قیام بھی نہ ہو، روایتیں بھی صحیح پڑھی جائیں تب بھی علمائے دیوبند کے نزدیک جائز نہیں۔ اس کے ثبوت میں فتاویٰ رشیدیہ کا سوال و جواب ملاحظہ ہو۔

حوالہ ۱۸۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۰، ماہر فرید بکڈ پو۔

سوال اعتقاد مجلس میلاد بدون قیام بدایت صحیح درست ہے یا نہیں؟

جواب: اعتقاد مجلس مولود ہر حال میں ناجائز ہے، تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

فائدہ: مجلس میلاد کو ہر حال ناجائز بتایا یعنی مطلقاً حرام ہے، اس کے جائز ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں۔ جیسی تو کہا ہر حال ناجائز ہے۔ جو دیوبندی مولوی بغیر قیام کے میلاد شریف کو جائز کہتے ہیں، ان کو فتاویٰ رشیدیہ دکھاؤ اور پوچھو کہ تم نے اپنے پیشوا مولوی رشید احمد کے فتوے کے خلاف جائز کیوں کہا۔ ناجائز کہنے والا کون ہے؟ تمہارے نزدیک اگر مولوی رشید احمد صاحب کافوئی صحیح ہے تو اپنا حکم بتاؤ کہ تم نے ناجائز کو جائز لکھا ہے۔ بولو کیا کہتے ہو؟ بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو پھانسا مقصود ہے۔ جہاں جیسا موقع دیکھا ویسا کہہ دیا۔ کچھ بھی مسلمان دامن میں پھنسنے رہیں۔

سوال ۱۹۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ماننا کیسا ہے؟ اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کا علمائے دیوبند کے نزدیک کیا حکم ہے؟

جواب ۱۹۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ماننا شرک جلی ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا علمائے دیوبند کے نزدیک بلاشبہ مشرک ہے۔ جیسا کہ مولوی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں:

حوالہ ۱۹۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۰۳، ماہر فرید بکڈ پو۔

”یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو) علم غیب تھا صریح شرک

ہے۔ فقط۔“

فائدہ: مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ثابت کیا ہے۔ بلکہ تھانوی صاحب تو بچوں، پاگلوں اور تمام جانوروں کے لئے علم غیب ثابت کرتے ہیں۔ اب اسے دیوبندیوں بولو۔ گنگوہی صاحب کے فتوے سے تھانوی صاحب کھلے مشرک ہیں یا نہیں؟

سوال ۲۰۔ یہ مشہور کوا جو بیستیوں میں پھرتا ہے، نجاست بھی کھاتا ہے، عموماً مسلمان اس کو حرام جانتے ہیں۔ مگر ہم نے سنا ہے کہ علمائے دیوبند کے نزدیک حلال ہے اور اس کا کھانا جائز ہے۔ کیا یہ بات ٹھیک ہے؟

جواب ۲۰۔ دیوبندیوں کے نزدیک یہ کوا بلاشبہ جائز ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں تو علمائے دیوبند کے نزدیک اس کو بے کاکھانا ثواب ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ کا سوال و جواب ملاحظہ ہو۔

حوالہ ۲۰۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۹۷، ماہر فرید بکڈ پو۔

سوال جس جگہ ذراغ معروف کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کو اکھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا۔ یا ثواب نہ ہوگا نہ عذاب۔

جواب: ثواب ہوگا۔ فقط

فائدہ: مولوی رشید احمد صاحب پیشوائے دیوبند نے تصریح فرمادی کہ کو اکھانے کا ثواب ہے۔ مگر نہ معلوم بعض دیوبندی لوگ اس ثواب سے کیوں محروم ہیں؟ اور یہ مفت کا ثواب کیوں چھوڑے ہوئے ہیں؟ کار ثواب میں شرم نہیں چاہئے، بلکہ بالاعلان کو اکھانا چاہئے۔ مفت میں ہم خورما وہم ثواب۔ مرغ تو مباح ہی ہے، مگر کو اکھانے پر جب ثواب ملتا ہے تو علمائے دیوبند کی دعوت میں کوا ہی پیش کرنا چاہئے۔ تاکہ ہم خورما وہم ثواب۔ دونوں باتیں حاصل ہوں۔

سوال ۲۱۔ کیا کوئی ایسی کتاب ہے جس کا رکھنا اور پڑھنا اور اس پر عمل کرنا علمائے دیوبند کے نزدیک حین اسلام اور بامعیت ثواب ہے۔

جواب نمبر ۲۱۔ ہاں وہ کتاب مولوی اسماعیل دیلوی کی تقویۃ الایمان ہے، اس کا رکھنا دیوبندی مذہب

میں عین اسلام ہے جیسا کہ مولوی رشید احمد صاحب نے لکھا ہے۔

حوالہ ۲۱ فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۸۰ (ماہ شریف بکڈ پو)۔

”اس کا (تقویۃ الایمان کا) رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام اور موجب اجر کا ہے۔“

فائدہ: جب تقویۃ الایمان کا رکھنا اور پڑھنا عین اسلام ہے تو ضروری ہے کہ جس شخص نے تقویۃ الایمان نہ پڑھی اور جس نے اپنے پاس نہ رکھی وہ شخص اسلام سے خارج ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ تقویۃ الایمان کے لکھنے اور چھپنے سے پہلے کوئی شخص بھی مسلمان نہ تھا اور چھپنے کے بعد بلکہ اس وقت بھی اگر اس معیار سے مسلمانوں کو جانچا جائے تو کم از کم پچانوے فیصد مسلمان یقیناً اسلام سے خارج ہو جائیں گے۔

مسلمانو! مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی اس کفری مشین کو دیکھو کہ اہلسنت کو شرک بناتے بناتے انھوں نے خود اپنے ہم مذہبیوں کو بھی جن کے پاس تقویۃ الایمان نہیں ہے یا اس کتاب کو جن لوگوں نے پڑھا انہیں کافر کہنے لگے۔ گنگوہی صاحب کے مذہب میں تقویۃ الایمان کا مرتبہ قرآن مجید سے زائد ٹھہرتا ہے مسلمان کے لئے یہ بیشک ضروری چیز ہے کہ قرآن مجید پر ایمان لائے مگر اس کا رکھنا یا پڑھنا عین اسلام نہیں۔ کیوں کہ جس مسلمان کے گھر قرآن مجید نہیں یا جس نے قرآن نہیں پڑھا ہے وہ بھی مسلمان ہے، اگر گنگوہی صاحب کے نزدیک جو تقویۃ الایمان نہیں رکھتا ہے اور نہیں پڑھتا ہے وہ مسلمان نہیں۔ الاحول والاوقاف لاہلہ

سوال ۲۲۔ علمائے دیوبند کے نزدیک وہابی کس کو کہتے ہیں۔

جواب نمبر ۲۲۔ اعلیٰ درجہ کے دین دار اور قبیح سنت کو وہابی کہتے ہیں جیسا کہ علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں۔

حوالہ ۲۲ صفحہ ۱۱، ماہ شریف بکڈ پو، فتاویٰ رشیدیہ۔

”اس وقت اور ان اطراف میں وہابی قبیح سنت اور دیندار کو کہتے ہیں۔“

فائدہ: پھر وہابی کہنے سے دیوبندی کیوں چڑتے ہیں۔ کیا دین دار اور قبیح سنت ہونا برا معلوم ہوتا ہے۔

سوال ۲۳۔ ابن عبد الوہاب نجدی کے متعلق علمائے دیوبند کا کیا عقیدہ ہے۔ اس کو کیا جانتے ہیں؟
جواب ۲۳۔ بہت اچھا عمدہ آدمی، قبیح سنت، عامل بالحدیث تھا، نہایت پابند شرع، اعلیٰ درجہ کا مبلغ، شرک و بدعت کا مٹانے والا علمائے دیوبند کے پیشوا۔ مولوی رشید احمد نے اس نجدی کی بڑی تعریف کی ہے، ملاحظہ ہو:

حوالہ ۲۳ صفحہ ۲۸، ماہ شریف بکڈ پو، فتاویٰ رشیدیہ۔

سوال عبد الوہاب نجدی کیسے شخص تھے؟

جواب: محمد بن عبد الوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا بدعت و شرک سے روکتا تھا مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فائدہ: علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب نے نجدی وہابی کی تعریف کر کے ثابت کر دیا اور ظاہر کر دیا کہ علمائے دیوبند وہابی ہیں اور نجدی کے ہم عقیدہ ہیں۔ نجدیوں کے جو عقائد ہیں وہی دیوبندیوں کے بھی عقیدے ہیں۔ البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ نجدی حنبلی مذہب رکھتا تھا اور دیوبندی حنفی اور یہ فقط اعمال کا فرق ہوا۔ عقائد میں دونوں ایک ہی ہیں۔

سوال ۲۴۔ علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی اسماعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان و صراط مستقیم کیسے شخص ہیں۔

جواب ۲۴۔ مولوی اسماعیل دہلوی اعلیٰ درجہ کے متقی پرہیز گار شہید ولی اللہ تھے۔ علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی اسماعیل کی ولایت قرآن مجید سے ثابت ہے۔ چنانچہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے۔

حوالہ ۲۴ فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۹، ماہ شریف بکڈ پو۔

”ان اولیاء الکلام المتفقون کوئی نہیں اولیاء حق تعالیٰ کا سوائے متقیوں کے موجود ہے اس آیت کے مولوی اسماعیل ولی ہوئے اس کے بعد حدیث سے مولوی اسماعیل کی شہادت بھی ثابت کی ہے۔“

فائدہ: بحقیقت اسی کو کہتے ہیں قرآن وحدیث سے مولوی اسماعیل کو ولی اور شہید بنا ڈالا۔ مگر

حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ اولیائے کرام کیلئے کبھی ایسی تکلیف کوارد نہ ہوئی۔ ان کی گیارہویں اور فاتحہ کوشرک و بدعت کہتے کہتے عمر گزاردی۔

سوال ۲۵۔ جب علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی اسماعیل دہلوی کی ولایت و شہادت قرآن وحدیث سے ثابت ہے تو ان کے قول کو علمائے دیوبند بھی ضرور مانتے ہوں گے۔ ہم نے سنا ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آنا گدھے اور تیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے اور اس سے نمازی شرک کی طرف چلا جاتا ہے کیا یہ بات صحیح ہے اور مولوی اسماعیل نے کس کتاب میں ایسا لکھا ہے۔

جواب ۲۵۔ مولوی اسماعیل کے قول کو ماننا کیا بلکہ ان کی کتابوں کا رکھنا ان پر عمل کرنا علمائے دیوبند کے نزدیک عین اسلام ہے جیسا کہ حوالہ نمبر ۲۱ میں گزرا اور یہ بات صحیح ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراط مستقیم میں لکھا ہے، کہ نماز میں حضور اکرم کا خیال لانا اپنے گدھے اور تیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے، اور حضور کا خیال چونکہ تعظیم کے ساتھ آتا ہے، لہذا شرک کی طرف کھینچ لے جاتا ہے، ملاحظہ ہو۔

حوالہ ۲۵۔ صراط مستقیم صفحہ ۸۶ صرف بہت بسوی شیخ وامثال آں از محکمیں کو جناب رسالت مآب باشندہ چند یں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤں کہ خود است کہ خیال آں با تعظیم وجلال بسویدائے دل انسان می پسند خیال بخلاف گاؤں کہ نہ آن قدر جمیدگی می بود نہ تعظیم۔ بلکہ مہمان محترمی بود و اس تعظیم جلال غیر کہ در نماز ملحوظ مقصود می شود بشرک می کشد۔ نوٹ: صراط مستقیم اردو مترجم مطبوعہ دارالکتاب دیوبند، میں مذکور جات ص ۱۲۸ پر ہے۔

سوال ۲۶۔ جب علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی اسماعیل دہلوی کا قول معتبر ہو تو اب ان کے نزدیک نماز پڑھنے کی کیا صورت ہوگی اس لئے کی نماز میں حضور کا ذکر ہے اور تعظیم ہی کے ساتھ ہے، نماز میں قرآن مجید پڑھنا فرض ہے، اس میں بھی حضور کی تعریف و توصیف اور ذکر ہے، خاص کر التحیات میں کہ حضور پر سلام بھیجا جاتا ہے اور شہادت پیش کی جاتی ہے، اس وقت تو ضرور آپ کا

خیال آتا ہے، تو دیوبندی مذہب میں اور ہر اس شخص کے نزدیک جو اسماعیل دہلوی کو مانتا ہے، نماز پڑھنے کا کیا طریقہ ہوگا۔ آیا نماز کے درست ہونے کی کوئی صورت نکل سکتی ہے یا نہیں۔

جواب ۲۶۔ واقعہ تو یہی ہے کہ جب التحیات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نمازی سلام بھیجے گا اور آپ کی رسالت کی شہادت دے گا تو یقیناً آپ کا خیال ضرور نمازی کے دل میں آئے گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کسی کو سلام کیا جائے اور اس کا خیال دل میں نہ آوے بلکہ سلام کرنے سے پہلے ہی دل میں خیال آتا ہے۔ لہذا التحیات پڑھتے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آنا تو ضروری ہوا۔ اب خیال کی دو ہی صورتیں ہیں تعظیم کے ساتھ آئے گا یا تحقیر کے ساتھ۔ اگر تعظیم کے ساتھ حضور کا خیال آیا تو بقول مولوی اسماعیل دہلوی شرک کی طرف کھینچ گیا۔ کہاں کی نماز اور اگر حقارت کے ساتھ حضور کا خیال آیا تو یقیناً کفر ہوا۔ پھر کیسی نماز۔ کیونکہ نبی کی حقارت کفر ہے اب اس کفر و شرک سے بچنے کے لئے تیسری صورت یہ ہے کہ التحیات ہی نہ پڑھے۔ مگر مصیبت یہ کہ التحیات پڑھنا نماز میں واجب ہے۔ اور واجب کے قصداً ترک سے نماز پوری نہیں ہوتی۔ لہذا التحیات نہ پڑھنے سے بھی نماز پوری نہیں ہوگی اور انہیں پڑھے گا تو نماز نہیں ہوگی۔ اسماعیل کے مذہب پر نماز تو کسی صورت میں ہوگی ہی نہیں، البتہ فرق اتنا ہوگا کہ التحیات نہ پڑھنے کی صورت میں شاید کفر و شرک سے بچ جائے۔

فائدہ: کیا مزے کی بات ہے کہ کسی صورت میں نماز پوری نہیں ہو سکتی وجہ یہ کہ صراط مستقیم کی اس ناپاک عبارت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخت توہین ہے۔ کیونکہ حضور کے خیال کو گدھے اور تیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر بتایا ہے۔ اسی توہین کا وبال ہے کہ خواہ التحیات پڑھے یا نہ پڑھے مگر نماز تو کسی صورت میں پوری ہوتی ہی نہیں۔

سوال ۲۷۔ ہم نے سنا ہے کہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کسی سے مراد مانگنے کو اور کسی کے سامنے جھکنے کو کفر و شرک کہتے ہیں، اسی طرح علی بخش، حسین بخش، عبدالغنی وغیرہ نام رکھنے کو شرک کفر بتاتے ہیں یا کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اسے خبر ہوگئی، اس کو بھی کفر و شرک جانتے ہیں، یوں کہنا کہ خدا اور رسول چاہے، تو میرا کام ہو جائے گا، اسے بھی کفر و شرک ہی کہتے ہیں، کیا یہ بات سچ ہے

علامہ شامی نے تصریح فرمادی کہ وہ اپنی سوا تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر و شرک ہی جانتے ہیں۔ اور علمائے دیوبند نجدیوں و بابیوں کے ہم عقیدہ ہیں۔ چنانچہ علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب نے اپنے فتاویٰ رشیدیہ میں محمد ابن عبد الوہاب نجدی کی بہت تعریف کی ہے اس کو قبیح سنت عامل بالحدیث شرک و بدعت سے روکنے والا لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو حوالہ نمبر ۲۳ نتیجہ یہ نکلا کہ علمائے دیوبند اپنے سوا ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر و شرک جانتے ہیں۔ اور انہیں نجدیوں کے ہم عقیدہ ہیں۔ جو مسلمان اہل سنت و علمائے اہل سنت کے قتل کو جائز سمجھتے ہیں۔ اگرچہ اس وقت فریب دینے کے لیے اور مسلمانوں کو بچانے کے لیے اہل سنت بنتے ہیں اور اپنے کو اہل سنت کہنے لگے مگر یہ فریب کاری کیسے کام آسکتی ہے مولوی رشید احمد صاحب نے نجدی کی تعریف کر کے ثابت کر دیا کہ علمائے دیوبند بچے و بانی اور نجدیوں کے ہم عقیدہ ہیں۔ ہرگز اہل سنت نہیں، بلکہ اہل سنت کے دشمن، ان کے خون کے پیاسے ہیں۔ خدا نے تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ ان کے کمر سے پتھریں اور جانیں کہ مسلمانوں کو کافر و شرک کہنے والا کون ہے؟ اس سے کیا تعلق رکھنا چاہئے۔

فائدہ: مولوی اشرف علی صاحب نے عبد النبی نام رکھنے کو شرک کہا جس کا ثبوت حوالہ نمبر ۲۷ میں گذرا۔ اور ان کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شائم امدادیہ میں فرماتے ہیں کہ عبد اللہ کو عبد الرسول کہہ سکتے ہیں۔

جس سے صاف ظاہر ہے کہ عبد النبی نام رکھنا جائز ہے یعنی جس کو تھانوی صاحب شرک کہہ رہے ہیں اسی کو ان کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب جائز فرما رہے ہیں۔ اگر حاجی امداد اللہ صاحب کا قول صحیح ہے تو عبد النبی نام رکھنا جائز ہوا۔ حالانکہ مولوی اشرف علی صاحب اسے شرک کہہ رہے ہیں۔ مسلمانو! بتاؤ جائز کو شرک کہنے والا کون ہے؟ اور اگر تھانوی صاحب کا قول صحیح مانا جائے تو عبد النبی نام رکھنا شرک ہوا اسی کو حاجی امداد اللہ صاحب جائز فرما رہے ہیں اب بتاؤ شرک کو جائز کہنے والا کون ہے؟ پیر و مرید دونوں میں سے کسی ایک کا تو حکم بتاؤ کیا بتاؤ گے یہ بد ذات و باہیت کے کرشمے ہیں۔ سادوں کے اندھے کی طرح ہر چیز میں شرک ہی نظر آتا ہے۔

سوال ۲۸۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو اللہ رب العزت نے بعض علم غیب عطا فرمایا تو کیا ایسا علم غیب علمائے دیوبند کے نزدیک بچوں، پاگلوں، جانوروں کو بھی حاصل ہے؟ کیا علمائے دیوبند میں سے کسی نے ایسا لکھا ہے؟

جواب ۲۸۔ علمائے دیوبند کے نزدیک ایسا علم غیب تو ہر زید و عمرو بلکہ ہر بچے اور ہر پاگل اور تمام حیوانوں کو بھی حاصل ہے۔ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو:

حوالہ ۲۸۔ حفظ الایمان صفحہ نمبر ۱۵، دارالکتاب دیوبند۔

”پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔“

فائدہ: اس عبارت میں مولوی اشرف علی صاحب نے علم غیب کی دو قسمیں کیں کل اور بعض، کل کو تو بعد میں عقلاً نقلاً باطل کیا اور نہ حضور کے لیے کوئی کل مانتا ہے۔ رہا بعض علم غیب وہ یقیناً حضور کا علم ہے۔ اسی علم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دی۔ جس میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خست تو ہیں۔

بعض عقیدت مند لوگ محض طرفداری میں کہہ دیا کرتے ہیں کہ اس عبارت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تو ہیں نہیں ہے۔ مگر یہ محض اشرف علی صاحب کی کھلی طرفداری ہے۔ اس لیے اگر یہی عبارت مولوی اشرف علی صاحب کے لیے بول دی جائے اور یوں کہا جائے کہ مولوی اشرف علی صاحب کی ذات پر علم کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل، اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں مولوی اشرف علی صاحب کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے تو یقیناً وہ طرفدار لوگ بھی جامد ہے باہر ہو جاتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ اس میں مولوی اشرف علی صاحب کی تو ہیں ہے۔ حالانکہ بالکل وہی عبارت ہے جو اشرف علی صاحب نے حضور کے لئے لکھی ہے صرف نام کا فرق ہے۔

ہے۔ اور حفظ الایمان کی عبارت کی جس قدر تاویل کی گئی ہیں وہ سب اس میں جاری ہیں۔ مگر پھر بھی کہتے ہیں کہ تھانوی صاحب کی توہین ہے۔ مسلمانوں! غور کرو جس عبارت میں مولوی اشرف علی صاحب کی توہین ہو وہی عبارت حضور کے لئے پوئی جائے تو حضور کی توہین نہ ہو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ طرفدار لوگ اپنے نزدیک حضور کا مرتبہ مولوی اشرف علی صاحب کے برابر بھی نہیں مانتے، ورنہ کوئی یہ نہیں کہ جس بات میں تھانوی صاحب کی توہین ہو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہ ہو غضب ہے۔ حیرت ہے اس طرف داری کی کوئی انتہا ہے۔ نبی کے مقابلے میں تھانوی جی کی ایسی کھلی طرف داری؟

شعر
بوقت صبح شو دیچو روز قیامت
کہہ با کے باخت عشق در شب و یچور

مگر مولوی اشرف علی صاحب خوب سمجھتے ہیں کہ عبارت حفظ الایمان میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین ہے اسی وجہ سے آج تک علمائے اہل سنت کے مقابلہ میں مناظرہ کے لیے آنے تک کی بھی تاب نہ لاسکے۔ شخصیت پرستی کے نشہ میں تو یہ بھی میسر نہ ہوئی۔ عقیدت مند لوگ ان کی طرف داری میں کچھ اچھے کودے مگر اس مقدمہ میں جان ہی نہیں کریں تو کیا کریں اسی لیے جہاں جاتے ہیں ذلیل ہوتے ہیں۔ اور کیوں نہ ہو حفظ الایمان کی اس عبارت کا توہین ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے۔ اس کی طرف داری میں جو کچھ کہا جائے گا وہ کفر کی حمایت ہے، اور کفر کی حمایت میں سوائے ذلت اور رسوائی کے اور کیا ہو سکتا ہے؟ مولیٰ تعالیٰ تو یہ کی تو فیق دے۔

سوال ۲۹۔ کیا علمائے دیوبند کے نزدیک امتی عمل میں نبی کے برابر ہو سکتا ہے؟

جواب ۲۹۔ ہاں علمائے دیوبند کا یہی عقیدہ ہے کہ امتی عمل میں نبی کے برابر ہو سکتا ہے، بلکہ نبی سے بڑھ سکتا ہے۔ چنانچہ علمائے دیوبند کے پیشوا ہانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب ہانوتوی تحریر فرماتے ہیں۔

حوالہ ۲۹۔ تذریع الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم صفحہ ۸، فیصل دیوبند دہلی۔ انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علیم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رباعمل اس میں بسا اوقات

بظاہر امتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔

فائدہ ۲۸۔ مسلمانو! یہ ہے علمائے دیوبند کا عقیدہ عمل نبی کو امتی پر کوئی فضیلت نہیں مانتے، عمل میں نبی کو امتی کے برابر کرتے ہیں۔ بلکہ بڑھاتے ہیں، انہوں نے علم میں فضیلت دی تھی مگر تھانوی صاحب نے اسے بھی اڑا دیا۔ کہہ دیا کہ ایسا علم تو پاگلوں، جانوروں کا بھی ہے۔ ملاحظہ ہو حوالہ نمبر ۲۸۔

سوال ۳۰۔ علمائے دیوبند کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم زیادہ ہے یا شیطان کا؟ حضور کا علم قرآن وحدیث سے ثابت ہے یا شیطان علیہ اللعن؟

جواب ۳۰۔ علمائے دیوبند کے نزدیک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے شیطان کا علم زیادہ ہے، اور شیطان کے علم کی زیادتی قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ اور حضور کے وسعت علم کے لئے ان کے نزدیک کوئی نص قطعی نہیں، چنانچہ مولوی خلیل احمد صاحب اٹکھی اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں۔

حوالہ ۳۰۔ براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد اٹکھی صدر قلم مولوی رشید احمد گنگوہی صفحہ نمبر ۱۲۲ (کتب خانہ اندامیہ) الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرنا ہے۔

تنبیہ: مسلمانو! غور کرو مولوی خلیل احمد صاحب و مولوی رشید احمد صاحب پیشوائے علمائے دیوبند نے ساری زمین کا علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تو شرک کہا، مگر اسی شرک کو شیطان کے لئے نہایت خوشی کے ساتھ نص سے ثابت مانا، شیطان مردود سے ایسی خوش عقیدگی اور حضور سے ایسی عداوت، اسی عداوت نے تو عقل کو رخصت کر دیا۔ یہ بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ حضور کے لئے جس علم کا ثابت کرنا شرک وہ شیطان کے لئے کیسے ایمان ہو سکتا ہے؟ اور وہ بھی نص سے یعنی قرآن وحدیث سے کہیں قرآن وحدیث سے بھی شرک ثابت ہوتا ہے۔ یہ شیطان سے عقیدت مندی ہے کہ اس کے علم کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے بڑھا دیا۔

مسلمانو! انصاف کرو اور بلارعبیت کہو۔ کیا اس میں حضور کی توہین نہیں ہے؟ ہے اور ضرور ہے اور اگر کوئی طرفدار شخصیت پرست نہ مانے تو اس کو کہو کہ اولم میں شیطان کے ہر ایمہ یا تیرا فلاں مولوی علم میں شیطان کے ہر ایمہ ہے، دیکھو جامہ سے باہر ہو جائے گا۔ حالانکہ اس کو ہر ایمہ ہی کہا ہے اور اگر کسی دیوبندی مولوی کو شیطان کے مقابل گھٹنا دیا جائے تو معلوم نہیں کہاں تک نوبت پہنچے مسلمانو! شریعت مطہرہ کا حکم ہے کہ جس کسی نے مخلوق کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علم میں زیادہ کہا وہ شخص کافر ہے۔ شفا شریف کی شرح نسیم الریاض میں فرمایا مَنْ قَالَ فَلَانٌ اَعْلَمَ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَابَهُ وَنَقَصَهُ فَهُوَ سَابٌّ۔ ترجمہ: جس کسی نے کہا کہ فلاں کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ علم ہے اس نے حضور کو عیب لگایا، اور حضور کی تنقیص کی وہ حضور کو گالیاں دیتا ہے۔ اور ظاہر بات ہے کہ اس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خت توہین ہے پھر اس کے کفر میں کیا شبہ ہے؟

فائدہ

مولوی مرتضیٰ حسن درہنگی نے اس کفری عبارت کی تاویل میں یہ کہا کہ اس عبارت میں جو حضور کے لئے وسعت علم شرک بتائی ہے اور جس علم کی نفی کی ہے، وہ علم ذاتی ہے، اور ذاتی حضور کے لئے ثابت کرنا شرک ہے۔

مگر فسوس کفر کی حمایت میں ان کی عقل ہی رخصت ہو گئی، یہ بھی نہ سمجھے کہ علم ذاتی کی نفی کا بہانہ تو اس وقت ہو سکتا تھا، جب ان کے خصم حضور کے لئے علم ذاتی ثابت کرتے، جب مقابل علم عطائی ثابت کر رہا ہے، تو ذاتی کی نفی کرنا یقیناً مجنون کی بڑائی ہوگی اور مولوی خلیل احمد صاحب پاگل ٹھہریں گے۔

نیز ہر ایمہ قاطعہ کی یہ کفری عبارت پکار کر کہہ رہی ہے کہ جس قسم کا علم شیطان کے لئے ثابت مانا ہے اسی قسم کے علم کی حضور سے نفی کی ہے، لہذا اگر حضور سے علم ذاتی کی نفی کی ہے تو یقیناً شیطان کے لئے علم ذاتی مانا جو کھلا ہوا شرک ہے۔ اس میں مولوی خلیل احمد صاحب مشرک ٹھہریں

گئے، غرضیکہ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب نے ہر ایمہ قاطعہ کی اس عبارت میں حضور سے علم ذاتی کی نفی بتا کر ہر ایمہ کے مصنف و مصدق کو مجنون و مشرک بنا دیا یہ حضور کی توہین کا وبال ہے، کہ طرفداری کی جاتی ہے تب مجنون یا پاگل ضرور ٹھہرتے ہیں خداوند تعالیٰ تو بہ کی توفیق دے کہ کفر کی حمایت سے تو بہ کریں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرتبہ کو پیچا نہیں اور جانیں کہ حضور کے مقابلہ میں کسی کی طرفداری کام نہ آئے گی۔

فائدہ: مولوی قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے سارے انبیاء علیہم السلام کو عمل میں گھٹایا اور امتیں کو عمل میں انبیاء سے بڑھایا۔ جیسا کہ حوالہ نمبر ۲۹ میں گذرا۔ خلاصہ یہ ہوا کہ علمائے دیوبند نے متفق ہو کر انبیاء علیہم السلام کو خصوصاً سید الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم اور عمل دونوں فضیلتوں میں امتی اور شیطان سے گھٹایا ہے۔ مسلمانو! آنکھیں کھولو اور انصاف کرو اور علمائے دیوبند کی حقیقت پیچانو۔ اگر تم کو اپنے رسول اپنے نبی اللہ کے محبوب جناب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جی محبت ہے تو اس پر مطلع ہونے کے بعد ان کے گستاخوں سے بیزاری و بے تعلقی اختیار کرو۔ اپنے نبی کی ایسی کھلی ہوئی توہین کرنے والے سے تعلق رکھنا میاں اس کو اچھا کہنے والوں اس کے ماننے والوں سے علاوہ باقی رکھنا امتی کا کام نہیں ہو سکتا۔ تمہیں فیصلہ کرو کہ اتنی کھلی توہین کے بعد بھی ایمانی غیرت نہ آئے، اور گستاخ کی طرفداری اور حمایت میں بیجا تاویلیں کی جائیں تو کیا نبی سے عداوت اور دشمنی نہیں ہے۔ واقعی ایسے گستاخ کی طرفداری نبی کی دشمنی اور نبی کا مقابلہ ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

برادران اسلام کی خدمت میں

مخلصانہ گزارش

برادران اسلام! پیارے بھائیوں! دنیا چند روزہ ہے اسکی راحت و مصیبت سب فنا ہونے والی ہے یہاں کی دوستی اور دشمنی ختم ہونے والی ہے دنیا سے چلے جانے کے بعد بڑے سے بڑا رفیق و شفیق بھی کام آنے والا نہیں بعد مرنے کے صرف خدا اور اس کے رسول حضور سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کام آنے والے ہیں۔ سغرا آخرت کی پہلی منزل قبر ہے اس میں مگر تکبر آ کر سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ اور تیرا دین کیا ہے؟ اس کے ساتھ نبی کریم رؤف رحیم حضور سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق مردے سے دریافت کرتے ہیں ماتقول فی شان هذا الرجل یعنی حضور کی طرف اشارہ کر کے پوچھتے ہیں کہ ان کی شان میں کیا کہتا ہے اگر اس شخص کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عقیدت و محبت ہے تو جواب دیتا ہے یہ تو ہمارے آقا و مولیٰ کے محبوب حضور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں ان پر تو ہماری عزت و آید و جان و مال سب قربان اس شخص کے لئے نجات ہے اور اگر حضور سے ذرہ برابر کدورت ہے دل میں آپ کی عزت و محبت نہیں ہے تو جواب نہیں دے سکے گا یہی گنہگار میں نہیں جانتا لوگ جو کہتے تھے میں بھی کہتا تھا اس پر سخت عذاب و ذلت کی مار ہے، العیاذ باللہ تعالیٰ

معلوم ہوا کہ حضور کی محبت مدار ایمان و مدار نجات ہے مگر یہ تو ہر مسلمان بڑے زور سے دعوے کے ساتھ کہتا ہے کہ ہم حضور سے محبت رکھتے ہیں آپ کی عظمت ہمارے دل میں ہے لیکن ہر دعوے کیلئے دلیل چاہئے اور ہر کامیابی کیلئے امتحان ہوتا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرنے والوں کا یہ امتحان ہے کہ جن لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں اور بے ادبیاں کی ہیں ان سے اپنا تعلق قطع کر لیں ایسے لوگوں سے نفرت اور بیزاری ظاہر کریں اگر چہ وہ ماں باپ اور اولاد ہی کیوں نہ ہوں، بڑے سے بڑے مولانا پیر و استاد ہی کیوں نہ ہوں لیکن جب انہوں نے حضور کی شان میں بے ادبی کی تو ایمان والے کا ان سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا، اگر کوئی شخص ان کی بے ادبیوں پر مطلع ہو جانے کے بعد پھر بھی ان کی عزت انکا احترام

کرے اور اپنی رشتہ داری یا اپنی شخصیت اور مولویت کے لحاظ سے نفرت و بیزاری ظاہر نہ کرے وہ شخص اس امتحان میں ناکام یا با ہے اس شخص کو حقیقتاً حضور کی محبت نہیں صرف زبانی دعویٰ ہے اگر حضور کی محبت اور آپ کی سچی عظمت ہوتی تو ایسے لوگوں کی عزت و عظمت ان سے میل و محبت کے کیا معنی؟ خوب یاد رکھو پیر اور استاد مولوی اور عالم کی جو عزت و وقعت کی جاتی ہے اس کی محض یہی وجہ ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تعلق اور نسبت رکھنے والا ہے مگر جب اس نے حضور ہی کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کی، پھر اس کی کیسی عزت؟ اور اس سے کیا تعلق، اس نے تو خود حضور سے اپنا تعلق قطع کر لیا، پھر مسلمان اس سے اپنا تعلق کیوں کر باقی رکھے گا؟

اے مسلمان! تیرا فرض ہے کہ اپنے آقا و مولیٰ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت پر مرمے، ان کی محبت میں اپنا جان و مال عزت و آید و قربان کرنے کو اپنا ایمانی فرض سمجھے اور ان کے چاہنے والوں سے محبت ان کے دشمنوں سے عداوت لازمی اور ضروری جانے غور کرو۔ کسی کے باپ کو گالی دی جائے اور بیٹے کو سکر حرارت نہ آجائے تو صحیح معنی میں وہ اپنے باپ کا بیٹا نہیں اسی طرح اگر نبی کی شان میں گستاخی ہو اور امتی سکر خاموش ہو جائے اس گستاخ سے نفرت و بیزاری ظاہر نہ کرے تو یہ امتی بھی نہینا صحیح معنی میں امتی نہیں ہے بلکہ ایک زبانی دعویٰ کرنا ہے جو ہرگز قابل قبول نہیں اس رسالہ میں بعض لوگوں کے اقوال گستاخانہ عنینا آگئے ہیں مسلمان ٹھنڈے دل سے پڑھیں اور فیصلہ کریں اور اپنی صداقت ایمانی کے ساتھ انصاف کریں کہ ایسے لوگوں سے مسلمانوں کو کیا تعلق رکھنا چاہیے۔ بلا رعایت اور بغیر طرفداری کے کہنا اور یہ بات بھی یاد رکھنا کہ اگر کسی کی شخصیت اور مولویت کا لحاظ کرتے ہوئے اس کی رعایت کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقابلہ ہے۔ نبی کے مقابلہ میں گستاخ کی طرفداری اور رعایت تمہارے کام نہیں آسکتی سو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہ خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

خاکسار

عبد العزیز

خادم الطالبہ مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور ضلع اعظم گڑھ۔ یو پی۔

بد مذہبوں بد دینوں کے متعلق احکام شرعی

مجلس علماء فیض الرسول براؤں شریف

ضلع بستی، یوپی

ہر سنی کو ہر سنی مسلمان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ دیوبندی مذہب کے بانی مولوی قاسم نانوتوی صاحب نے اپنی کتاب، تجذیر الناس، ص ۴۰ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا انکار کیا اور پیشوائے دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد نے بھی نے براہین قاطعہ کے ص ۱۲۲ میں سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مقدس کو شیطان ملعون سے کم قرار دیا۔ اور مبلغ دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے، حفظ الایمان ص ۵۱ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو ہر خاص و عام انسان بچوں پاگلوں اور جانوروں کے علم غیب کی طرح بتایا۔ چونکہ یہ باتیں یعنی حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آخری نبی نہ ماننا یا حضور کے علم غیب کو شیطان کے علم سے کم بتانا یا حضور کے علم غیب کو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کے علم غیب کی طرح قرار دینا تمام مسلمانوں کے نزدیک قطعی کفر ہیں، اس لئے دیوبندیوں، دیوبندیوں کے چاروں پیشوا مولوی نانوتوی، مولوی گنگوہی، مولوی انیسوی اور مولوی تھانوی صاحبان بحکم شریعت اسلامیہ کافر و مرتد ہو گئے۔ فتاویٰ حرام الحرمین ص ۱۱۲ میں ہے وبالجملة ههؤلاء الطوائف كلهم كفار مرتدون خارجون عن الاسلام باجماع المسلمين وقد قال في البزازیة ولداد العز والفناء وئی الخبریہ ومجمع الانهر والدر المختار وغيرها من معتمدات الاسفار فی مثل ههؤلاء الکفار من شک فی کفره وعذابه فقد کفر۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ طائفے (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد، اشرف علی تھانوی، اور ان کے ہم عقیدہ چیلے) سب کے سب کافر و مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں۔۔۔ اور بیشک بزازیہ، در غرر نقاوی، خبریہ، مجمع التہر اور رد المحتار وغیرہ معتد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا ہے کہ جو شخص ان کے وعقائد کفریہ پر آگاہ ہو کر ان کے کفر و عذاب میں شک کرے تو خود کافر ہے۔ مکہ شریف کے عالم جلیل حضرت مولانا اسماعیل علیہ الرحمہ والرضوان اپنے فتویٰ میں تحریر فرماتے ہیں۔ اما بعد فاقول

ان ههؤلاء الفرق الواقعیین فی السوال غلام احمد قادیانی ورشید احمد ومن تبعه، کخلیل الانیسوی اشرف علی وغیرهم الا شبهة فی کفرهم بلا مجال لاشبهة فی من شک بل فیمن توقف فی کفرهم بحال من الاحوال۔ میں حمد صلوٰۃ کے بعد کہتا ہوں کہ یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے غلام احمد قادیانی، رشید احمد اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد، اشرف علی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کی مجال۔ بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے، بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں۔ (حرام الحرمین ص ۱۳۰)

غیر منقسم ہندوستان کے علمائے اسلام کے فتویٰ کا مجموعہ الصوارم الہندیہ کے صفحہ ۷ میں ہے ان لوگوں یعنی قادیانیوں، دیوبندیوں، دیوبندیوں، کے پیچھے نماز پڑھنے، ان کے جنازہ کی نماز پڑھنے، ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنے، ان کے ساتھ کاؤنچ کیا ہوا کھانے، ان کے پاس بیٹھنے، ان سے بات چیت کرنے اور تمام معاملات میں ان کا حکم بھونہ دینی ہے جو مرتد کا ہے، یعنی یہ تمام باتیں سخت حرام و اشد گناہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ واما ینسینک الشیطان فلا تغمد بعد الذکر مع القوم الظالمین اور اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آجائے یہ بد مذہبوں کے ساتھ نہ بیٹھے۔ خود میر کا روئے عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ وان مرضوا ماتوا فلا تشبهوهم ان لقیتم فلا تسلموا علیہم ولا تجالسوا ہم ولا تشاربواہم ولا تواد کلواہم ولا تناکخواہم ولا تصلوا علیہم ولا تصلوا معہم رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ وابو داؤد عن ابن عمر وابن ماجہ عن جابر والعقیلی وابن حبان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم یعنی اگر بد مذہب، بد دین بیمار پڑیں تو ان کو پوچھنے نہ جاؤ اور اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازہ پر حاضر نہ ہو۔ اگر ان کا سامنا ہو تو سلام نہ کرو، ان کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان سے شادی بیاہ نہ کرو، ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو، ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو!

پھر چونکہ قادیانی، دیوبندی، دیوبندی، غیر مقلد ہندی، مودودی، تبلیغی، یہ سب کے سب بحکم

شریعت اسلام پر اگر ہر عقیدہ بد دین بد مذہب ہیں، اس سے حدیث و فقہ کے ارشاد کے مطابق اس شرعی و دینی مسئلہ سے سب کو آگاہ کر دیا جاتا ہے کی قادیانیوں، غیر مقلدہ و پابیوں، وہابیوں، دیوبندیوں، مودودیوں وغیرہ بد مذہبوں کے پیچھے نماز پڑھنا سخت حرام ہے۔ ان سے شادی بیاہ کا رشتہ قائم کرنا اشد حرام ہے، ان کے ساتھ نماز پڑھنا، یا ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا سخت گناہ کبیرہ ہے۔ ان سے تعلقات شرعی قائم کرنا اپنے دین کو ہلاک اور ایمان کو برباد کرنا ہے جو ان باتوں کو مان کر اس پر عمل کرے گا، اس کے لیے نور ہے اور جو نہیں مانے گا، اس کے لیے مار ہے۔ والعیاذ باللہ۔

جھوٹے مکار و دعا باز بد مذہب بد دین بخدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں توہین کرنے والے مرتد ہیں براہ کرم فریب اتحاد و اتفاق کا جھوٹا منافقانہ نعرہ بہت لگاتے ہیں اور زور سے لگاتے ہیں اور جو مصلوب مسلمان اپنے دین و ایمان کو بچانے کے لیے ان سے الگ رہے اس کے سوا اختلاف و افتراق کا الزام توہین ہے جو مخلص مسلمان شرع کے روکنے کی وجہ سے ان بد مذہبوں کے پیچھے نماز نہ پڑھے اس کو فساد دی اور جھگڑا لوتاتے ہیں، جو صحیح العقیدہ مسلمان فتاویٰ حسام الحرمین کے مطابق سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو کافر و مرتد کہے اس کو گالی بکنے والا قرار دیتے ہیں۔ ایسے تمام صلیح کلی منافقوں سے میرا مطالبہ ہے کہ اگر واقعی تم لوگ سنی مسلمانوں سے اتحاد و اتفاق چاہتے ہو تو سب سے پہلے بارگاہ الہی میں اپنے عقائد کفریہ و خیالات باطلہ سے چٹی تو بہ کر ڈالو! خدا و رسول (جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی شان میں گستاخی کرنے سے باز آ جاؤ اور گستاخی کرنے والوں کی تر فدا ر ی اور حمایت سے الگ ہو جا اور سچا سنی مذہب قبول کر لو!

اگر ایسا کر لو تو ہمارے تمہارے درمیان بالکل اتحاد و اتفاق ہو جائے گا اور اگر خدا نخواستہ تم اپنے اعتقادات کفریہ سے توبہ کرنے پر تیار نہیں گستاخی کرنے والوں اور اس قسم کے کلمات ردیدہ لکھنے والوں سے رشتہ ختم نہیں کر سکتے، سنی مذہب قبول کرنا کو اور نہیں تو ہم قرآن و حدیث کی پاک تعلیمات حق کو چھوڑ کر بد مذہبوں، بد دینوں سے اتحاد نہیں کر سکتے۔ براہ مصلوب سنی مسلمان کو جھگڑا لوتنا دی، گالی بکنے والا کہنا تو یہ پرائی وھاندی اور زیادتی ہے گالی تو وہ بک رہا ہے، جس نے تقویۃ الایمان لکھی، جس نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیڑا بھائی بنایا، جس نے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور

دوسرے انبیاء کرام کو بارگاہ الہی میں قربانیا چیز سے بھی کمتر اور پھار سے بھی زیادہ ذلیل کہا، گالی تو وہ بک رہا ہے، جس نے حفظ الایمان ص ۱۵ میں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو پاکلوں اور جانوروں، چوپایوں کے علم غیب کی طرح ٹھہرایا بد زبانی تو وہ کر رہا ہے، جس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مقدس کو شیطان کے علم سے کمتر قرار دیا۔ اصل جھگڑا اللہ وہ ہے جس نے محمد پر الناس میں مسئلہ ختم نبوت کا انکار کیا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری نبی ماننا جاہل عوام کا خیال بتا یا، واقعی فساد دی تو وہ ہے جس نے براہین قاطعہ میں اللہ تعالیٰ کے متعلق جھوٹ بول سکے کا بیا عقیدہ گڑ بام، اور جس نے اردو زبان میں سرکار رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حملائے دیوبند کا شاگرد بنایا۔

سنی مسلمان نہ جھگڑا لوتنا دی ہے نہ گالی بکنے والا وہ تو شریعت اسلام کے حکم کے مطابق ان گستاخ مولویوں کو کافر مرتد کہتا ہے، جو بارگاہ احدیت اور سرکار رسالت میں گستاخی کرتے اور ضروریات دین کے منکر ہیں۔ عقائد ضروریہ دینیہ کی مخالفت کرنے والوں کو کافر و مرتد کہنا ان کے حق میں منافق کا لفظ استعمال کرنا ہرگز ہرگز گالی نہیں ہے، خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کافر، کفار، بشرکین، منافقین وغیرہ کلمات مخالفین اسلام کے حق میں ارشاد فرماتا ہے تو کیا کوئی بد نصیب اتنا کہنے کی جرعت کر سکتا ہے کہ قرآن عظیم نے گالی دی ہے، معاذ اللہ تعالیٰ منہ۔

مسلمانوں! وہابیوں، دیوبندیوں سے تمہیں نہ جھگڑا کرنے کی ضرورت ہے نہ ان کا زرق زق بق بق سننے کی حاجت ہے تم ان سے گالی گلویج اور جھگڑا نہ کرو! بس تم ان کی صحبت سے دور رہو، اپنے سے ان کو دور رکھو! تمہارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہیں یہی تعلیم دی ہے چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں۔ ایاکم وایہام لا یضلوکم ولا یفتنوکم۔ (مسلم شریف)

یعنی مسلمانو! تم بد مذہبوں کی صحبت سے بچو اپنے کو ان سے دور رکھو نہیں تو وہ تمہیں سچے راستے سے بہکا دیں گے۔ اور تمہیں بد دین بنادینگے۔ دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں سچی ہدایت پر قائم رکھے، آمین۔ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی خیر خلقہ سلیمان محمد و آلہ وصحبہ اجمعین۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین۔

